صحابہ رہبر

یا اللہ مدد

محمد پیغمبر

تحاریرِ

فرمان حیدر فاروقی

03422379391

خدام فکر احناف چنیوٹ پاکستان
03422379391

صحابہ رہبر
یا اللہ مدد
محمد پیغمبر

فہرست

اسم ''معاویہ'' پر تحقیق

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد تھے

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بنو ہاشم سے رشتہ داریاں

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت کی بشارت قرآن میں

فضیلتِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر ایک اعتراض کا جواب

خدام فکر احناف چنیوٹ پاکستان
03422379391

عنوان

♣ اسم معاویہ ♣

پر تحقیق

ترتیب و تالیف

♣ فقیر فرمان حیدر فاروقی ♣

03422379391

♦ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ♦

♦ قسط نمبر ایک 1 ♦ تاریخ: 2024_01_26 ♦ بروز جمعة المبارک ♦

♣ عنوان : "اسم معاویہ" پر تحقیق ♣

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک صحابی رسول ﷺ کاتب وحی اور حضور ﷺ کے سسرالی رشتے دار ہیں جس طرح امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر عدالت پر شجاعت پر قبول اسلام پر مناقب پر اعتراضات ہوتے ہیں اسی طرح ان کے مبارک اسم پر بھی کئی اعتراضات ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ جی نام کا معنی درست نہیں تھا۔

سب سے پہلے ہم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسم مبارک معاویہ کے معنی مختلف لغت کی کتب سے ثابت کرتے ہیں۔

لفظ معاویہ کے معنی

(1)لغت کی مشہور کتاب لسان العرب میں لفظ "معاویہ" کے لکھے ہوئے ہیں کہ "رات کے وقت چمکنے والے ستارے کا نام معاویہ ہے جس کے طلوع ہونے پر کتے بھونکنا شروع کردیتے ہیں اور کتوں کی عادت ستاروں کو دیکھ کر بھونکنا ہے۔ حوالہ (لسان العرب جلد 15, صفحہ 108)

(2)علامہ وحید الزمان قاسمی کیرانوی (المتوفی 1416ھ) لکھتے ہیں "عاداھم ائی صاحھم "یعنی "ایک دوسرے کو پکارنا"تو اس اعتبار سے معاویہ کے معنی بنتے ہیں کہ "لوگوں کو آواز دینے والے" حوالہ (القاموس الوحید صفحہ نمبر 1145)

(3)لغت کی مختلف کتب میں لفظ "معاویہ" کے کئی معنی ہیں جن میں چند ہم پیش کرتے ہیں"

(۱) تیس سال کے جوان کو معاویہ کہتے ہیں"

(2)جس کی آواز پر پورا قبیلہ اکٹھا ہو جائے معاویہ کہتے ہیں۔

(3)جنگل میں شیر کی دھاڑ کو معاویہ کہتے ہیں۔

(4)دشمن کے پنجے کو موڑنے والے کو معاویہ کہتے ہیں۔

(5)غریبوں کی مدد کرنے والے کو معاویہ کہتے ہیں۔

(6)ارد گرد کے لوگوں کا دفاع کرنے والے کو معاویہ کہتے ہیں۔

(7)چمکنے والے چاند کی منزل کو معاویہ کہتے ہیں۔

یہ چند معانی ہیں جو ہم نے بیان کیے ہیں معاویہ کے اب ہم ثابت کرتے ہیں حضور ﷺ کے رشتے دار اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں معاویہ نام موجود ہیں ویسے تو ایک روایت کے مطابق معاویہ نام کے ستر صحابہؓ تھے اور دوسری روایت کے مطابق ستائیس صحابہؓ کا نام معاویہ تھا خیر چند نام ہم پیش کرتے اہلبیت رسول ﷺ اور اہلبیت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

معاویہ نام کے افراد اهلبیت میں موجود

(1) حضور ﷺ کے چچازاد بھائی کا نام معاویہ بن حارث

(2) حضور ﷺ کے چچا کے بیٹے نوفل کے پڑپوتے کا نام معاویہ بن محمد بن عبداللہ بن نوفل

(3) حضرت علی کے پوتے کا نام معاویہ بن عباس بن علی رض

(4) حضرت علی کے داماد (رملہ حضرت علی کی بیٹی کے شوہر) کا نام معاویہ بن مروان

(5) حضرت حسین کے بھتیجے کانام معاویہ بن عبداللہ بن علی رض
(6) حضرت علی کے بھائی حضرت جعفر طیار کے پوتے کانام معاویہ بن جعفر بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب
(7) حضرت امام باقر کے پوتے کانامعاویہ بن عبداللہ افصح
(8) حضرت علی کے شاگرد کانام معاویہ صفصفہ
(9) حضرت امام جعفر صادق کے دو شاگرد جن میں ایک کانام معاویہ بن سعید الکندی
(10) دوسرے کانام معاویہ بن سلمۃ النفری
(11) جنگ صفین میں حضرت علی کے کمانڈر کانام معاویہ
(12) شیعہ افراد جن کو اپنے فقہ کاامام مانتے ہیں یاان کے فقہ کی چارستون جن کو سمجھا جاتا ہے ان کے باپ کانام بھی معاویہ ہے یعنی زرارہ ابوالبصر محمد بن سلم بریدبن معاویہ

ہم نے بارہ اماموں کے نام بارہ حوالے معاویہ نام کے دے یے ہیں اب سوال ان حضرات سے ہے کہ اب لفظ معاویہ کا کیا معنی ہوگا اب دیکھتے ہیں کہ کیا معنی کرتے ہیں وہی معنی ہم معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاکریں گئے ہمت کریں۔

♦ قسط نمبر دو 2 ♦ تاریخ: 30_01_2024 ♦ بروز منگل ♦

ہمارا عنوان اسم معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بات چل رہی تھی آج انشاء اللہ تعالیٰ مزید آگے بات کو شروع کریں گئے۔
آج کے سبق میں ہم چند نام ذکر کریں گئے جن کو حضور ﷺ نے تبدیل کروایا تھالیکن معاویہ نام کو تبدیل نہیں کروایا کیونکہ سترہ صحابہؓ کے نام معاویہ تھا چنانچہ علامہ سید مرتضیٰ حسین بلگرامی زبیدی مصری (المتوفی 1205ھ) فرماتے ہیں۔
"حضرت معاویہ کے علاوہ اس نام کے سترہ صحابہؓ تھے" حوالہ (تاج العروس من جواہر القاموس جلد10 صفحہ 260)
حضور ﷺ وہ نام جن کے معنی مفہوم درست نہیں ہوتا تھا یا شرکیہ ہوتے تھے تبدیل کرواتے تھے چند مثالیں پیش کرتے۔
دلیل نمبر ایک (1)
♦ سنن ابوداؤد ♦ کتاب: ادب کا بیان ♦ باب: برے نام کو بدلنا ♦ حدیث نمبر: 4952

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَمُسَدَّدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ، وَقَالَ: أَنْتِ جَمِيلَةُ

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاصیہ کا نام بدل دیا ۱؎ اور فرمایا: تو جمیلہ ہے۔
تخریج دارالدعوہ: صحیح مسلم/الآداب ۳ (۲۱۳۹)، سنن الترمذی/الأدب ٦٦ (۲۸۳۸)، (تحفة الأشراف: ۸۱۵۵، ۷۸۷٦)، وقد أخرجہ: سنن ابن ماجہ/الأدب ۳۲ (۳۷۳۳)، مسند احمد (۲/۱۸)، سنن الدارمی/الاستئذان ٦۲ (۲۷۳۹) (صحیح) وضاحت: ۱؎: عاصیہ عمر کی بیٹی تھی جس کے معنی گنہگارو نافرمان کے ہیں۔ ۲؎: یعنی آج سے تیرا نام جمیلہ (خوبصورت اچھے اخلاق و کردار والی) ہے
دلیل نمبر دو (2)
♦: سنن ابوداؤد ♦ کتاب: ادب کا بیان ♦ باب: برے نام کو بدلنا ♦ حدیث نمبر: 4953

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ سَأَلَتْهُ مَا سَمَّيْتَ ابْنَتَكَ؟ قَالَ: سَمَّيْتُهَا مُرَّةَ. فَقَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ هَذَا الِاسْمِ، سُمِّيتُ بَرَّةَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ، اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ، فَقَالَ: مَا نُسَمِّيهَا؟ قَالَ: سَمُّوهَا زَيْنَبَ

ترجمہ: محمد بن عمرو بن عطا سے روایت ہے کہ زینب بنت ابوسلمہ نے ان سے پوچھا: تم نے اپنی بیٹی کا نام کیا رکھا ہے؟ کہا: میں نے اس کا نام برہ رکھا ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس نام سے منع کیا ہے، میرا نام پہلے برہ رکھا گیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خود سے پاکباز نہ بنو، اللہ خوب جانتا ہے، تم میں پاکباز کون ہے، پھر (میرے گھر والوں میں سے) کسی نے پوچھا: تو ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ آپ نے فرمایا: زینب رکھ دو۔

دلیل نمبر تین (3)

◆ سنن ابوداؤد ◆ کتاب: ادب کا بیان ◆ باب: برے نام کو بدلنا ◆ حدیث نمبر: 4954

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنِي بَشِيرُ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ عَمِّهِ أُسَامَةَ بْنِ أَخْدَرِيٍّ: أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ: أَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اسْمُكَ. قَالَ: أَنَا أَصْرَمُ، قَالَ: بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ

ترجمہ: اسامہ بن اخدری تمیمیؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جسے اصرم (بہت زیادہ کاٹنے والا) کہا جاتا تھا، اس گروہ میں تھا جو رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تھا تو آپ نے اس سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: میں اصرم ہوں، آپ نے فرمایا: نہیں تم اصرم نہیں بلکہ زرعہ (کھیتی لگانے والے) ہو، (یعنی آج سے تمہارا نام زرعہ ہے)

دلیل نمبر چار (4)

◆ سنن ابوداؤد ◆ کتاب: ادب کا بیان ◆ باب: برے نام کو بدلنا ◆ حدیث نمبر: 4955

حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ هَانِئٍ، أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهِ سَمِعَهُمْ يَكْنُونَهُ بِأَبِي الْحَكَمِ، فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ، فَلِمَ تُكْنَى أَبَا الْحَكَمِ، فَقَالَ: إِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ، فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيقَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَحْسَنَ هَذَا، فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ؟، قَالَ: لِي شُرَيْحٌ، وَمُسْلِمٌ، وَعَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ؟ قُلْتُ: شُرَيْحٌ، قَالَ: فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ، قَالَ أَبُو دَاوُد: شُرَيْحٌ هَذَا: هُوَ الَّذِي كَسَرَ السِّلْسِلَةَ، وَهُوَ مِمَّنْ دَخَلَ تُسْتَرَ، قَالَ أَبُو دَاوُد: وَبَلَغَنِي أَنَّ شُرَيْحًا كَسَرَ بَابَ تُسْتَرَ، وَذَلِكَ أَنَّهُ دَخَلَ مِنْ سِرْبٍ

ترجمہ: ابوشریح ہانی کندیؓ سے روایت ہے کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی قوم کے ساتھ وفد میں آئے،

ترجمہ: ابوشریح ہانی کندیؓ سے روایت ہے کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی قوم کے ساتھ وفد میں آئے، تو آپ نے ان لوگوں کو سنا کہ وہ انہیں ابوالحکم کی کنیت سے پکار رہے تھے، آپ نے انہیں بلایا، اور فرمایا: حکم تو اللہ ہے، اور حکم اسی کا ہے تو تمہاری کنیت ابوالحکم کیوں ہے؟ انہوں نے کہا: میری قوم کے لوگوں کا جب کسی معاملے میں اختلاف ہوتا ہے تو وہ میرے پاس آتے ہیں اور میں ہی ان کے درمیان فیصلہ کرتا ہوں اور دونوں فریق اس پر راضی ہوجاتے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ تو اچھی بات ہے، تو کیا تمہارے کچھ لڑکے بھی ہیں؟ انہوں نے کہا: شریح، مسلم اور عبداللہ میرے بیٹے ہیں آپ نے پوچھا: ان میں بڑا کون ہے؟ میں نے عرض کیا: شریح آپ نے فرمایا: تو تم ابوشریح ہو۔ ابوداؤد کہتے ہیں: شریح ہی وہ شخص ہیں جس نے زنجیر توڑی تھی اور یہ ان لوگوں میں سے تھے جو تستر میں فاتحانہ داخل ہوئے تھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کی شریح نے ہی تستر کا دروازہ توڑا تھا اور وہی نالے کے راستے سے اس میں داخل ہوئے تھے.

دلیل نمبر پانچ (5)

◆ سنن ابوداؤد ◆ کتاب: ادب کا بیان ◆ باب: برے نام کو بدلنا ◆ حدیث نمبر: 4956

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ: مَا اسْمُكَ، قَالَ: حَزْنٌ، قَالَ: أَنْتَ سَهْلٌ، قَالَ: لَا، السَّهْلُ يُوطَأُ وَيُمْتَهَنُ، قَالَ سَعِيدٌ: فَظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُصِيبُنَا بَعْدَهُ حُزُونَةٌ، قَالَ أَبُو دَاوُد: وَغَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْعَاصِ، وَعَزِيزٍ، وَعَتَلَةَ، وَشَيْطَانٍ، وَالْحَكَمِ، وَغُرَابٍ، وَحُبَابٍ، وَشِهَابٍ، فَسَمَّاهُ: هِشَامًا، وَسَمَّى حَرْبًا: سَلْمًا، وَسَمَّى الْمُضْطَجِعَ: الْمُنْبَعِثَ، وَأَرْضًا تُسَمَّى عَفِرَةَ سَمَّاهَا: خَضِرَةَ، وَشَعْبَ الضَّلَالَةِ سَمَّاهُ: شَعْبَ الْهُدَى، وَبَنُو الزِّنْيَةِ سَمَّاهُمْ: بَنِي الرِّشْدَةِ، وَسَمَّى بَنِي مُغْوِيَةَ: بَنِي رِشْدَةَ، قَالَ أَبُو دَاوُد: تَرَكْتُ أَسَانِيدَهَا لِلِاخْتِصَارِ

ترجمہ: سعید بن مسیب کے دادا (حزنؓ) سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ کہا: حزن ۱؎ آپ نے فرمایا: تم سہل ہو، انہوں نے کہا: نہیں، سہل روندا جاتا اور ذلیل کیا جاتا ہے، سعید کہتے ہیں: تو میں نے جانا کہ اس کے بعد ہم لوگوں کو دشواری پیش آئے گی (اس لیے کہ میرے دادا نے رسول اللہ ﷺ کا بتایا ہوا نام ناپسند کیا تھا)۔ ابوداؤد کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عاص (گنہگار) عزیز (اللہ کا نام ہے)، عتلہ (سختی) شیطان، حکم (اللہ کی صفت ہے)، غراب (کوے کو کہتے ہیں اور اس کے معنی دوری اور غربت کے ہیں)، حباب (شیطان کا نام) اور شہاب (شیطان کو بھگانے والا ایک شعلہ ہے) کے نام بدل دیئے اور شہاب کا نام ہشام رکھ دیا، اور حرب (جنگ) کے بدلے سلم (امن) رکھا، مضطجع (لیٹنے والا) کے بدلے منبعث (اٹھنے والا) رکھا، اور جس زمین کا نام عفرۃ (بنجر اور غیر آباد) تھا، اس کا خضرہ (سرسبز و شاداب) رکھا، شعب الضلالۃ (گمراہی کی گھاٹی) کا نام شعب الہدی (ہدایت کی گھاٹی) رکھا، اور بنو زنیہ کا نام بنو رشدہ اور بنو مغویہ کا نام بنو رشدہ رکھ دیا۔ ابوداؤد کہتے ہیں: میں نے اختصار کی غرض سے ان سب کی سندیں چھوڑ دی ہیں۔

وضاحت: ۱؎: حزن کے معنی سخت اور دشوار گزار زمین کے ہیں اور سہل کے معنی: نرم اور عمدہ زمین کے ہیں حزن کی ضد

دلیل نمبر چھے (6)

◆ سنن ابوداؤد ◆ کتاب: ادب کا بیان ◆ باب: برے نام کو بدلنا ◆ حدیث نمبر: 4958

حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا، وَلَا رَبَاحًا، وَلَا نَجِيحًا، وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ: أَثَمَّ هُوَ؟، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدَنَّ عَلَيَّ

ترجمہ: سمرہ بن جندب ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے بچے یا اپنے غلام کا نام یسار، رباح، نجیح اور افلح ہرگز نہ رکھو، اس لیے کہ تم پوچھو گے: کیا وہاں ہے وہ؟ تو جواب دینے والا کہے گا: نہیں (تو تم اسے بدفالی سمجھ کر اچھا نہ سمجھو گے) (سمرہ نے کہا) یہ تو بس چار ہیں اور تم اس سے زیادہ مجھ سے نہ نقل کیا۔

یہ چند ناموں کی مثالیں ہم نے پیش کی ہیں جو حضور ﷺ نے تبدیل کروائے ہیں لیکن معاویہ کے نام کو تبدیل نہیں کروایا تو پتا چلا کہ معاویہ نام بھی ٹھیک ہے اوراسکا معنی بھی ٹھیک ہے اسی لئے تو اہل بیت اور صحابہ ؓ نے اپنے بچوں کے نام معاویہ رکھے ہیں اب جو انکارکرے اسکی اپنی مرضی ہم تو یہی کہیں گے کہ جو انکاری ہیں وہ اہلبیت صحابہ ؓ کے بھی انکاری ہیں کیونکہ ان کو معاذاللہ پتا نہیں چلاتھا اور ان کو چودہ سو سال بعدآج زیادہ پتاچلاہے کہ معاویہ کے معنی درست نہیں ہیں

میرے بھائیوں یہ سب بغض معاویہ ہیں اور کچھ نہیں اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دے سکتاہے ہمارا کام تو بتاناہے باقی ہدایت اللہ تعالیٰ دے گا. دعاہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ ؓ واہلبیت سے محبت کرنے کی توفیق عطافرمائے آمین

♣ قسط نمبر تین (3) تاریخ 2024_02_04 بروز اتوار ♣

ہمارا عنوان" اسم معاویہ" پر تحقیق چل رہی ہے جس میں ہم نے پچھلے سبق میں ہم نے چند نام ذکر کیے تھے جن کو حضور ﷺ نے تبدیل کروایا لیکن نام معاویہ کو تبدیل نہیں کروایا. کیونکہ معاویہ نام صرف حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالی عنہم کا ہی نہیں تھا بلکہ کئی صحابہ، تابعین کا نام بھی معاویہ تھا۔

آج ہم چند نام صحابہ تابعین کے پیش کرتے ہیں جن کے نام معاویہ ہیں

(1) اسد الغابہ فی معرفتہ الصحابہ میں علامہ عزالدین ابی الحسن ابن اثیر نے متعدد نام معاویہ ذکر کیے ہیں۔

حضرت معاویہ بن ثعلبہ

حضرت معاویہ بن ثور بن عبادہ

حضرت معاویہ بن جالھمہ اسلمی

حضرت معاویہ بن خدیج اسکونی

حضرت معاویہ بن الحکم الاسلمی

حضرت معاویہ بن حیدة بن معاویہ

حضرت معاویہ بن سوید بن معترن

حضرت معاویہ بن ابو سفیان بن حرب بن امیہ ... حضرت معاویہ صعصعہ التمیمی
حضرت معاویہ بن عبداللہ بن ابی احمد ... حضرت معاویہ بن عبداللہ (آخر)
حضرت معاویہ بن عیاض الکندی ... حضرت معاویہ بن قزمل المحاربی
حضرت معاویہ بن اللیثی ... حضرت معاویہ بن محض الکندی
حضرت معاویہ بن معاویہ المزنی ... حضرت معاویہ بن نفیع
حضرت معاویہ بن نوفل ... حضرت معاویہ بن الھذلی
حوالہ(اسد الغابہ فی معرفتہ الصحابہ جلد نمبر 4صفحہ نمبر 358)

(2) الاصابہ فی تمزالصحابہ میں علامہ احمد بن علی بن حجر العسقلانی نے متعدد نام معاویہ ذکر کیے ہیں۔
حضرت معاویہ بن ثعلبہ ... حضرت معاویہ بن حزن ... حضرت معاویہ بن درھم
حضرت معاویہ بن ربیعہ ... حضرت معاویہ بن زہرہ ... حضرت معاویہ بن عبادۃ ... حضرت معاویہ بن معبد
حوالہ(الاصابہ فی تمیزالصحابہ جلد نمبر 3صفحہ نمبر 524)

تہذیب اسمال رجال میں علامہ ابن حجر عسقلانی نے متعدد نام معاویہ ذکر کیے ہیں۔
حضرت معاویہ بن اسحاق بن عسقلانی ... حضرت معاویہ بن جاھمۃ اسلمی ... حضرت معاویہ بن خدیج الکوفی
حضرت معاویہ بن خدیج بن جفنہ ... حضرت معاویہ بن حفص الشعبی ... حضرت معاویہ بن الحکم اسلمی
حضرت معاویہ بن حیدۃ بن معاویہ ... حضرت معاویہ بن سبرۃ بن حصین ... حضرت معاویہ بن سعید بن شریح
حضرت معاویہ بن سفیان یہ امیر معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہم نہیں ہے بلکہ اور ہیں
حضرت معاویہ بن سوید بن مقران المزنی ۔۔۔ حضرت معاویہ بن سلمہ بن سلیمان النصیری
حضرت معاویہ بن سلام بن ابی سلام ۔۔۔ حضرت معاویہ صالح بن حدیر
حضرت معاویہ بن صالح الوزیر(معاویہ بن عبیداللہ یسار) ۔۔۔ حضرت معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب
حضرت معاویہ بن عبدالکریم الثقفی ۔۔۔ حضرت معاویہ بن عمار بن ابی معاویہ ۔۔۔ حضرت معاویہ بن عمرو بن خالد
حضرت معاویہ بن عمرو المھلب ۔۔۔ حضرت معاویہ بن عمرو ابو المھلب ۔۔۔ حضرت معاویہ بن ابونوفل
حضرت معاویہ بن غلاب ۔۔۔ حضرت معاویہ بن قرہ بن ایاس ۔۔۔ حضرت معاویہ بن مزرد
حضرت معاویہ بن ہشام ۔۔۔ حضرت معاویہ بن یحیٰی العدفی ۔۔۔ حضرت معاویہ بن یحیٰی الدمشقی
حضرت معاویہ بن حکیم بن معاویہ الیمنری۔ حوالہ(تہذیب اسمال رجال جلد نمبر 8صفحہ نمبر 29)

یہ چند نام ہیں جو ہم نے پیش کیے ہیں یہ صحابہؓ تابعین کے نام ہیں لیکن کبھی بھی حضور ﷺ نے یا باقی صحابہؓ نے ان کو تبدیل نہیں کروایا اور پتا چلا کہ جو معنی ان ناموں کا ہوگا وہی معنی ہم حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کا کریں گے۔
تو پتا چلا معاویہ لفظ کا معنی درست ہے اسی لئے تو اتنے بزرگوں کا نام معاویہ ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

♦ قسط نمبر چار (4) ♦ تاریخ 2024_02_06 بروز منگل ♦

پچھلی قسط میں چند کتب سے نام معاویہ دیگر صحابہؓ اور تابعین کے ذکر کیے تھے اس قسط میں مزید اس ٹاپک کو آگے بڑھاتے ہیں

(4) کتاب "حضرت امیر معاویہ پر اعتراضات کے جوابات کا علمی تجزیہ "(مصنف "قاضی طاہر الہاشمی صاحب")

درج ذیل نام معاویہ ذکر کیے گئے ہیں.

1) حضرت معاویہ بن انس اسلمی

2) حضرت معاویہ بن حارث بن عبدالمطلب

3) حضرت معاویہ بن عبدالاسدالمخزومی

4) حضرت معاویہ بن عروہ

5) حضرت معاویہ بن عفیف

6) حضرت معاویہ بن مرداس

7) حضرت معاویہ بن المغیرہ

8) حضرت معاویہ بن یزید بن

9) معاویہ بن ابو سفیان بن حرب

10) حضرت معاویہ بن عباس

11) حضرت معاویہ بن عبدافصح (محمد باقر کے پوتے)

12) حضرت معاویہ بن مسلم

13) حضرت معاویہ بن مروان (داماد علی رض)

14) حضرت معاویہ بن عمروالاحوذی

15) حضرت معاویہ بن العذری

16) حضرت معاویہ بن محصن

17) حضرت معاویہ بن سائب بن ابی لبابہ

18) حضرت معاویہ بن حمزہ بن عبداللہ

19) حضرت معاویہ بن محمد

20) حضرت معاویہ بن صامت

21) حضرت معاویہ بن حارث علافی سالی

22) حضرت معاویہ بن مہلب ازدی

23) حضرت معاویہ بن یزید بن مہلب

24) حضرت معاویہ بن الثقفی من الا حلاف

وہ نام جن کی کنیت معاویہ ہے درج ذیل ہیں.

1) ابو معاویہ بن شیبان بن عبدالرحمن التمیمی نحوی

2) ابومعاویہ عبداللہ بن ابی اوفیٰ

3) ابو معاویہ ضریر کوفی

4) ابو معاویہ عبادبن عبادبصری

5) ابو معاویہ مغفل بن فضالہ التقبانی المصری

6) ابومعاویہ ہیثم بن بشیر بن ابی حازم الواسطی

7) ابو معاویہ عبیدبن فضیلہ

8) ابو معاویہ غسان بن فضل غلافی

9) ابو معاویہ عبداللہ بن معاویہ (سسر عبداللہ بن مسعودرض)

(5)... درج ذیل نام معاویہ ذکر کیے گئے ہیں

1) حضرت محمد بن معاویہ

2) حضرت ابو معاویہ بن الاسود

(حلیتہ الاولیاء جلد نمبر 8)

(6) وہ نام جن کے والد کے نام معاویہ ہیں درج ذیل ہیں۔

1) محمد بن معاویہ بن عبدالرحمن الزیادی البصری

2) محمد بن معاویہ بن یزید الانماطی

3) محمد بن معاویہ بن اعین النساپوری سکن بغداد ثم مکہ

4) ہارون بن معاویہ (5) یزیدبن معاویہ النخقی الکوفی

6) ابن معاویہ ابو شیبہ الکوفی (7) ابن معاویہ ا لبکاتی

(تہذیب التہذیب: جلد9,7صفحہ نمبر 13,434)

(7) وہ نام جن کے حسب نسب میں نام معاویہ آتا ہے کئی صحابہؓ تابعین کے حسب نسب میں معاویہ نام آتا ہے۔

ہم یہاں صرف ایک صحابی کاذکر کرتے ہیں۔

حضرت قتیلہ بن قیس بن معدیکرب بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ بن حارث بن معاویہ بن حارث بن معاویہ بن ثور بن مرقع بن کندہ۔

کندہ یمن کے ایک مشہور قبیلہ کانام ہے بزرگان دین کہتے ہیں کہ پاکستان میں میانوالی کے قریب ایک شہر ہے جس کا نام کندیاں ہے یہ اسی قبیلہ کی طرف منسوب ہے۔

(8) حضور ﷺ کے دور میں ایک مسجد تھی جس کا نام بنو معاویہ تھا
اور اس مسجد میں حضور ﷺ کی ایک دعا بھی قبول ہوئی تھی۔
(بروایت مسلم شریف کتاب الفتن)

(9) ایک قبیلہ کا نام معاویہ
حضور ﷺ کے دور میں مدینہ منورہ میں ایک قبیلہ آباد تھا جس کا نام معاویہ تھا.
اس قبیلہ میں چند لوگ صحابی بھی تھے جن کے نام درج ذیل ہیں۔
1) حضرت حارث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
2) حضرت جبیر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
3) قاری امت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ وہ شخص تھے جن سے خود حضور ﷺ قرآن سنا کرتے تھے۔

یہ چند نام ہم نے پیش کیے ہیں جن کا نام معاویہ کنیت معاویہ قبیلے کا نام معاویہ خاندان کا نام معاویہ اب ہم ان لوگوں سے پوچھنا چاہتے ہیں اگر معاویہ کا معنی درست نہیں تھا نام ٹھیک نہیں تھا۔ تو پھر ان حضرات نے معاویہ نام کیوں رکھا کیا ان حضرات کو نہیں پتا تھا کہ معاویہ کا معنی درست نہیں حضور ﷺ کو معاذاللہ پتا نہیں چلا کہ معاویہ کا معنی درست نہیں ہے صحابہؓ کو پتا نہیں چلا کہ معاویہ کا معنی درست نہیں۔

اور آج چودہ سو سال بعد کسی چوڑے بدبخت کو معاویہ کا معنی درست نہیں لگ رہا، یہ سب یہودیت کی نسل ہی کر سکتی ہیں۔ کیونکہ نام معاویہ سے سب سے زیادہ یہودیت کو نقصان ہوا ہے۔ جو مسلمان ہوگا وہ کبھی بھی نام معاویہ کا معنی غلط نہیں کرے گا۔ کیونکہ مسلمانوں پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بے شمار احسانات ہیں.

آپ حضرات کا مخلص و خادم

فقیر فرمان حیدر فاروقی

03422379391

♦ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ♦

ترتیب: آپ حضرات کا خادم و مخلص فقیر فرمان حیدر فاروقی

🌹"معاویہ" نام رکھنا کیسا ہے..؟🌹

آج جس عنوان پر ہم کچھ مواد نقل کررہے ہیں وہ ہے کہ نام *معاویہ* رکھنا کیسا ہے
اس عنوان پر پہلے ہم تفصیل سے چار قسطوں میں دلائل کے ساتھ لکھ چکے ہیں لیکن آج کچھ دارالافتاء کے فتوے بھی اس موضوع پر اکٹھے کیے ہیں

🌹QUESTION NO1️⃣🌹

🌷معنٰی کے اعتبار سے معاویہ نام رکھنے کا حکم

سوال : میرا نام ''حسن معاویہ'' ہے، اس نام پر بعض اوقات شیعہ لوگوں سے بحث بھی ہو جاتی ہے، میں نے علماءِ کرام سے اس کا مطلب اور معنی بھی پوچھا تو آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ ''معاویہ'' لفظ کے معنی اور تشریح بتا دیں؟؟؟

جواب : واضح رہے کہ جب کوئی نام کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہو اور رسول اللہ ﷺ نے وہ نام سننے کے باوجود اسے تبدیل نہ کیا ہو تو اس کے معنٰی کی طرف توجہ دینے کی ضرورت نہیں؛ کیوں کہ کسی نام کے باسعادت اور بابرکت ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ کا نام ہے۔
بصورتِ مسئولہ ''معاویہ'' جلیل القدر صحابی کا نام ہے، حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کاتبِ وحی تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں کئی صحابہ کرام کے ناموں کو تبدیل فرمایا ہے، وہیں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ناموں کے لفظی معنٰی سے صرفِ نظر فرماتے ہوئے انہیں تبدیل نہیں فرمایا جو ان ناموں کے درست ہونے اور ان کے استعمال کے لیے شرعی دلیل ہے؛ لہٰذا ''معاویہ'' نام رکھنا ایک جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہ کا نام ہونے کی بنا پر باعثِ برکت ہے، خصوصاً ایسی جگہ جہاں اس نام کو لوگ پسند نہ کریں تو، ناحق حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والوں کی تردید اوران سے براء ت کے لیے اس نام میں ثواب کی بھی امید ہے۔
فقط واللہ اعلم

ماخذ :دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ بنوری ٹاؤن * (فتوی نمبر :144106200059)**

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

QUESTION NO 2

"معاویہ" نام کا معنیٰ، اور یہ نام رکھنے کا حکم

سوال : معاویہ نام کا معنی کیا ہے، اور یہ نام رکھنا کیسا ہے؟ راہنمائی فرمائیں۔

جواب: جب کوئی نام کسی صحابیؓ سے منسوب ہو اور رسول اللہ ﷺ نے وہ نام تبدیل نہ کیا ہو تو اس کے معنیٰ کی طرف توجّہ دینے کی ضرورت نہیں، کیوں کہ کسی نام کے باسعادت اور بابرکت ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ کسی صحابیؓ کا نام ہے۔ "معاویہ" ایک جلیل القدر صحابی کا اسم گرامی ہے، یہ کاتبانِ وحی میں سے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں کئی صحابہ کرام کے ناموں کو تبدیل فرمایا ہے، وہیں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ناموں کے لفظی معنیٰ سے صرفِ نظر فرماتے ہوئے انہیں تبدیل نہیں فرمایا جو ان ناموں کے درست ہونے اور ان کے استعمال کے لیے شرعی دلیل ہے، لہذامعاویہ نام رکھنا درست اور باعث برکت ہے، خصوصاً ایسی جگہ جہاں اس نام کو لوگ پسند نہ کریں تو، ناحق حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والوں کی تردید اوران سے براءت کے لیے اس نام میں ثواب کی بھی امید ہے۔

سنن ابو داؤد میں ہے۔

"حدثنا أحمد بن حنبل ومسدد قالا: نا يحيى ، عن عبيد الله ، عن نافع ، عن ابن عمر «أن رسول الله صلى الله عليه وسلم غير اسم عاصية وقال: أنت جميلة.»

(كتاب الأدب، باب في تغيير الاسم القبيح، ج:4، ص:443، ط: المطبعة الأنصارية)

تاج العروس من جواہر القاموس میں ہے:

" (والمعاوية : الكلبة) المستحرمة التي تعوي إلى الكلاب إذا صرفت ويعوين إليها ؛ قاله الليث . وفي الأساس : التي تستحرم فتعاوي الكلاب ، وقال شريك بن الأعور : إنك لمعاوية وما معاوية إلا كلبة عوت فاستعوت ؛ وقيل : وبه سمي الرجل ، وهو اسم منقول منه .
(و) المعاوية أيضا : (جرو الثعلب) ، ويقال : اسم الرجل منقول منه . (وبلا لام) معاوية (بن أبي سفيان) صخر بن حرب الأموي (الصحابي) الخليفة بدمشق رحمه الله تعالى ، وتسقط ألفه في الرسم كثيرا ، يكنى أبا عبد الرحمن وهو من مسلمة الفتح روى عنه خالد بن معدان وعبد الله بن عامر والأعرج ، وعاش ثمانيا وسبعين سنة ، ومات في رجب سنة 60 . والمسمى بمعاوية سواه من الصحابة سبعة عشر رجلا ، ومن المحدثين كثيرون"۔

(فصل الظاء المشالة مع الواو والياء، المادّة: ع/و/ی، ج:39، ص:130، ط:دارالہدایۃ)

ماخذ : دارالافتاء : جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن (فتوی نمبر : 144410100558)

عنوان

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

کاتبِ وحی

ترتیب و تالیف

♣ فقیر فرمان حیدر فاروقی ♣

03422379391

♦ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ♦

♦ قسط نمبر ایک (1) ♦ تاریخ 2024-01-22 بروز سوموار ♦

♣ عنوان : کاتبِ وحی ♣

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ ایک صحابی رسول ﷺ اور کاتب وحی، کاتب خط ہیں۔
جو رسول اللہ ﷺ کے خطوط اور پاک قرآن کی پیاری آیات اپنے پیارے ہاتھوں سے لکھا کرتے تھے۔
حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کا لکھا ہوا قرآن آج بھی ہمارے ہاں ہر مسلمان کے گھر میں موجود ہے۔
اب جو بندہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو غلط کہتا ہے تو پھر (معاذاللہ) غلط بندے کے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن کیوں پڑھتا ہے۔

♣ ایک عقلی دلیل ♣

ہم کسی غلط بندے سے کبھی کوئی کاغذ کا ٹکڑا نہیں لکھواتے اور حضور ﷺ جو تمام انبیا عل کے امام ہیں اور پوری دنیا میں سب سے زیادہ ذہین اور سمجھ دار انسان ہیں وہ بھلا کیسے اور غلط بندے سے قرآن لکھوائے گئے
تو پتا چلا کہ نہ لکھنے والا غلط تھا اور نہ لکھوانے والی سرکار، بس جو امیر معاویہ رض کو غلط کہتے ہیں وہی غلط ہیں۔
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب وحی ہونے پر مسلمان کے تمام مکاتب فکر متفق ہیں اور جو مرتد ہیں روافض ہیں ان کے بڑوں نے بھی لکھا اور مانا ہے کہ حضرت معاویہ رض کاتب وحی ہیں۔
جس طرح قرآن پاک کتاب ہے اسے کوئی مسلمان بغیر وضو کے ہاتھ نہیں لگاسکتا اسی طرح کوئی غلط بندہ اس پاک کتاب کو نہیں لکھ سکتا۔
اس کو وہی لکھے گا جس پر اللہ تعالیٰ کو رسول ﷺ اور تمام غیرت مند مسلمانوں کو بھروسہ ہوگا۔
تو حضرت امیر معاویہ رض پر اللہ تعالیٰ کو رسول ﷺ کو اور مسلمانوں کو بھروسہ ہے الحمدللہ

اب چلتے ھیں دلائل کی طرف کہ
کیا مسلمانوں اور روافض نے جو اپنی کتب میں لکھا ھے وہ کیا لکھا ھے أپ حضرات کی خدمت میں پیش کرتے ھیں۔

💙 کاتب وحی ہونے پر دلائل 💛

سب سے پہلے ہم سنی اور مسلمان کتب سے امیر شام فاتح یہودیت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے کاتب وحی ہونا ثابت کرتے ہیں پھر روافض کی کتب سے ان شاء اللہ تعالی دلائل سے ثابت کرتے ہیں

❤️ دلیل نمبر ایک

حافظ ابن حجر عسقلانی رح لکھتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی کے حالات میں لکھتے ہیں کہ حضورﷺ کی صحبت کا شرف بھی حاصل کیا اور کاتب وحی ہونے کا بھی شرف حاصل کیا۔ (الاصحابہ فی تمیز الاصحابہ جلد6 صفحہ 60)

❤️ دلیل نمبر دو

تاریخ ابن کثیر میں دو جگہ پر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے کاتب وحی ہونے کے دلائل ملتے ہیں

حضور ﷺ نے حضرت جبرائیل ع کے مشورہ سے حضرت امیر معاویہ کو کاتب بنایا۔

💛 دلیل نمبر تین

♥ دوسری جگہ ان الفاظ میں ذکر ہے ♥

حضرت امیر معاویہ حضور ﷺ کے کاتب وحی اور امت محمدیہ ﷺ کے ماموں جان ہیں۔ (تاریخ ابن کثیر جلد ہفتم ہشتم)

💙 دلیل نمبر چار

ابو جعفر محمد بن علی بن محمد ابن طباطبا علوی ابن الطقطقی (متوفی ۷۰۹ھ) نے لکھا ہے

حضرت امیر معاویہ رض نبی اکرم ﷺ کے سامنے کتابت کا فریضہ سرانجام دیتے۔ (الفخری فی الآداب السلطانیہ ولدول الاسلامیہ, ذکر شی سیرۃ معاویہ بن ابی سفیان رض صفحہ 103)

💚 دلیل نمبر پانچ

علامہ تقی الدین ابوالعباس احمد بن علی حسینی مقریزی (متوفی ۸۴۵ھ) فرماتے ہیں

سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کاتب وحی ہیں۔ (امتاع الاسماع بما النبی من الاحوال والاحوال والحفدۃ والمتاع واماجابتہ اللہ دعوۃ الرسول ﷺ جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۳)

♦ قسط نمبر دو (2) ♦ تاریخ 22-01-2024 بروز سوموار ♦

پچھلے سبق میں ہم نے مسلمان اور سنی کتب سے حضرت معاویہ رض کے کاتب وحی ہونے پر پانچ دلیلیں دی تھی آج مزید اس سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہیں.

💜 دلیل نمبر چھ (6)

نبی اکرم ﷺ کا فرمان "حضرت امیر معاویہ رض کبھی مغلوب نہیں ہونگے" (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی اگر مجھے اس حدیث کا علم ہوتا تو میں کبھی بھی حضرت معاویہ رض سے جنگ نہیں کرتا) ابن عساکر کے حوالے سے حضرت شاہ ولی محدث دہلوی لکھتے کہ حضور ﷺ معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے کہتے یا اللہ انھیں کتاب سیکھائے۔ حوالہ کتاب (ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء مولف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح)

💛 دلیل نمبر سات (7)

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے کہتے ہیں کہ امیر معاویہ بن ابو سفیان رض کے کاتب وحی ہونے پر اجماع ہے۔ حوالہ (البدایۃ النھایۃ)

💓 دلیل نمبر آٹھ (8)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی اور امت رسول اللہ ﷺ کے ماموں ہیں۔ حوالہ (تاریخ مدینہ دمشق)

💖 دلیل نمبر نو (9)

امام ابن عساکر نے حضور ﷺ کے 23 کاتبوں کا بالاسناد ذکر کیا ہے جن میں آٹھویں نمبر پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نام بھی شامل ہے۔ حوالہ (فضائل النبی ﷺ جلد اول صفحہ نمبر 42)

💙 دلیل نمبر دس (10)

محترم مکرم ڈاکٹر طاہر حمید تنولی صاحب اپنی کتاب سیرۃ الرسول ﷺ کی شخصی و رسالتی اہمیت میں کاتبوں کے نام لکھتے ہیں جن میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام بھی ذکر کرتے ہیں۔ حوالہ (سیرۃ الرسول ﷺ کی شخصی و رسالتی اہمیت صفحہ 59 پبلیکیشنز: منہاج القرآن, مولف ڈاکٹر طاہر حمید تنولی صاحب)

💖 دلیل نمبر گیارہ (11)

قاضی عیاض صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب الشفاء میں لکھتے ہیں "حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے صحابی حضور ﷺ کے سالے (زوجہ حضرت ام حبیبہ رض کے بھائی) اور کاتب وحی اور امین ہیں۔ حوالہ (الشفاء صفحہ نمبر 61 مولف قاضی عیاض)

💛 دلیل نمبر بارہ (12)

حضرت اقدس پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے کاتب وحی تھے اور برادر نسبتی ہونے کی بنا پر مومنوں کے ماموں ٹھہرے کیونکہ ان کی پیاری بہن حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ حوالہ (تحقیق الحق فی کلمۃ الحق صفحہ 159 مولف حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رح)

🖤 دلیل نمبر تیرہ (13)

ایک عربی کتاب ہے معاویہ بن ابی سفیان رض اس میں لکھا ہوا ہے کہ امیر المومنین سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رض حضور ﷺ کے کاتب وحی تھے اور دوسرے خطوط و پیغامات بھی لکھا کرتے تھے رسول ﷺ کے پردہ فرماجانے تک ساتھ رہے امیر معاویہ رض نے رسول اللہ ﷺ سے احادیث بھی بیان فرمائیں۔ حوالہ (معاویہ بن ابی سفیان شخصیت و عمر, صفحہ نمبر 31, مولف علی محمد بن محمد الصابی)

💚 دلیل نمبر چودہ (14)

حضرت امیر معاویہ کتابت وحی میں مشہور تھے پھر آپ امیر مقرر ہوئے اور ترقی کرتے ہوئے خلافت تک پہنچ گئے۔

حوالہ (اموہب اللزیۃ صفحہ نمبر 601 فصل چھٹی)

💙 دلیل نمبر پندرہ (15)

امام شمس الائمہ ابوبکر محمد بن احمد سرخسی حنفی (متوفی 483، ۴۸۳ھ) فرماتے ہیں۔ "حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی ہیں"۔ حوالہ المبسوط, کتاب الاکراہ جلد 24 صفحہ 47)

♦ قسط نمبر تین (3) ♦ تاریخ 23-01-2024 بروز منگل ♦

❤️ دلیل نمبر سولہ (16)

صحیح مسلم ♥ کتاب : فضائل کا بیان ♦ باب : سیدنا ابوسفیان بن حرب (رض) کے فضائل کے بیان میں ♦ حدیث نمبر : 6409

حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْظُرُونَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُونَهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ثَلَاثٌ أَعْطِنِيهِنَّ قَالَ نَعَمْ قَالَ عِنْدِي أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَجْمَلُهُ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أُزَوِّجُكَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَتُؤَمِّرُنِي حَتَّى أُقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ أُقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ وَلَوْلَا أَنَّهُ طَلَبَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَاهُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ نَعَمْ

ترجمہ: عباس بن عبدالعظیم عنبر احمد بن جعفر معقری نضر ابن محمد یمامی عکرمہ ابوزمیل حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ مسلمان نہ تو ابوسفیان کی طرف دیکھتے تھے اور نہ ہی ان کے پاس بیٹھتے تھے۔ تو ابوسفیان ؓ نے نبی ﷺ سے عرض کیا اے اللہ کے نبی تین باتیں مجھے عطا فرمائیں آپ نے فرمایا: جی ہاں! بتاؤ۔ عرض کیا: میری بیٹی ام حبیبہ بنت ابوسفیان اہل عرب سے حسین و جمیل ہیں میں اس کا نکاح آپ ﷺ سے کرتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: بہتر عرض کیا اور معاویہ ؓ کو اپنے لئے کاتب مقرر کرلیں آپ ﷺ نے فرمایا: بہتر آپ ﷺ مجھے حکم دیں کہ میں کفار سے لڑتا رہوں جیسا کہ میں مسلمانوں سے لڑتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا بہتر ابوزمیل نے کہا اگر یہ خود نبی ﷺ سے ان باتوں کا مطالبہ نہ کرتے تو آپ ﷺ یہ کام نہ فرماتے کیونکہ آپ ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ آپ ﷺ سے جس بھی چیز کا مطالبہ کیا جاتا تو آپ ﷺ اس کے جواب میں ہاں ہی فرماتے تھے۔

🖤 دلیل نمبر سترہ (17)

دلائل النبوۃ کے نام سے عربی کتاب ہے جس میں حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے کاتب وحی تھے۔ حوالہ (دلائل النبوۃ جلد چھٹی صفحہ 243)

💛 دلیل نمبر آٹھارہ (18)

الطیوریات نام کی عربی کتاب ہے جس میں لکھا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی اور خال المومنین تھے۔ حوالہ (الطیوریات صفحہ نمبر 1343)

💝 دلیل نمبر انیس (19)

تاریخ مدینہ دمشق میں میں حوالہ موجود ہیں "ابو بکر محمد بن العباس بن احمد الشقانی انھوں ابو بکر احمد بن منصور المغربی انھوں نے ابو سعید محمد بن عبداللہ بن حمدون انھوں نے مکی بن عبدان التیمی (قال سمعت) یعنی سنا ابو الحسین مسلم بن حجاج کہتے ہیں کہ" ابوعبد الرحمن (یہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت تھی) معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے کاتب وحی تھے"۔ حوالہ (تاریخ مدینہ دمشق صفحہ نمبر 349 روایت نمبر 23)

💚 دلیل نمبر بیس (20)

اسی کتاب تاریخ مدینہ دمشق میں ایک اور جگہ لکھا ہے "معاویہ بن صخر ابی سفیان بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف .. ابو عبدالرحمن اموی یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خال المومنین اور کاتب وحی ہیں"۔ حوالہ (تاریخ مدینہ دمشق صفحہ نمبر55)

♣ ♦ لمحہ فکریہ ♦ ♣

ہم نے اہلسنت کی کتب سے بیس حوالے پیش کیے ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب وحی ہونے پر اب جو بندہ نہ مانے اس کی مرضی ہمارا کام ہے بتانا منوانا نہیں کیونکہ ہدایت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اس لئے میں اپنے ان نوجوان حضرات سے گذارش کرتا ہوں کہ جو شیعہ افراد کی اور مرزا صاحب کی باتوں کو سن کر اپنا ایمان عقیدہ اور نظریہ خراب کرتے ہیں، کہ ایک دفعہ اہلسنت حضرات کے پاس بھی جاکر تھوڑا بہت پوچھ لیا کرو۔

♦ قسط نمبر چار (4) ♦ تاریخ 24-01-2024 بروز بدھ ♦

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی ہیں اس پر اہلسنت کتب سے بیس دلائل دیے تھے آج ان شاء اللہ تعالیٰ اہلتشیع افراد کی کتب سے چند دلائل پیش کیے جائے گئے.

♦ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کاتب وحی اہلتشیع علمائے کی نظر میں ♦

💚 دلیل نمبر اکیس (21)

شیعہ مذہب کی مشہور کتاب نہج البلاغہ میں کہ "امیر المومنین سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی تھے۔

حوالہ (نہج البلاغہ)

🧡 دلیل نمبر بائیس (22)

شیخ الصدوق اپنی کتاب معانی الخبار میں کئی جگہ پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں "چنانچہ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے کاتب وحی تھے۔

حوالہ (معانی الخبار ,مولف شیخ الصدوق ابن بابویہ ابی جعفر محمد بن علی بن حسین قمی)

💖 دلیل نمبر تیئس (23)

شیخ صدوق دوسری جگہ لکھتے ہیں حضرت نبی اکرم ﷺ کتابت کے سلسلے میں حضرت معاویہ رض سے مدد طلب کرتے تھے۔

حوالہ (معانی الخبار)

💛 دلیل نمبر چوبیس (24)

تیسری جگہ ایک باب اپنی کتاب میں قائم کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ "حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول ﷺ کے سسرالی رشتہ دار صحابی رسول ﷺ اور کاتب وحی تھے"۔

حوالہ (معانی الخبار)

🖤 دلیل نمبر پچیس (25)

شیعہ مذہب کی ایک مشہور کتاب ہے الاحتجاج کے نام سے اس میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں لکھا ہے خال المومنین اور کاتب وحی تھے۔

حوالہ (الاحتجاج)

آپ حضرات نے ملاحظہ فرمائے چند حوالے شیعہ کتب سے جن میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ خال المومنین اور کاتب وحی تھے اور حضور ﷺ کے سسرالی رشتہ دار بھی تھے۔

اب آپ حضرات سے سوال ہے کہ

جو بندہ ہمارے سسرال کو گالی دیتا ہے ہم اسے چھوڑتے نہیں ہیں اور اس کا سلام تک نہیں لیتے اور جو بندہ حضور ﷺ کے سسرالی رشتے داروں سے بدزبانی کرے اس سے ہمارا سلوک بھی وہی ہونا چاہئے بلکہ اس سے بڑھ کر ہونا چاہئے کیونکہ یہ حضور ﷺ کے سسرال ہیں۔ کوئی عام نہیں، حضور ﷺ کے سسرال ہوں یا داماد ہوں ہمارے لئے سارے ہی قابل عزت و قابل احترام ہے اب جو بندہ حضور ﷺ کے سسرال یا دامادوں سے بدسلوکی بدزبانی کرے اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں چاہئے وہ ہمارا بھائی ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ صحابہ ؓ کرام ایسی ہستیاں تھی جنہوں نے حضور ﷺ کی خاطر اپنا تن من دھن قربان کردیا اسلئے ہم بھی صحابہ ؓ کی خاطر ہر اس بندے کو چھوڑ دیں گئے جو صحابہ ؓ کا گستاخ ہو۔

حضرت امام اہلسنت علامہ علی شیر حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ

صحابہ کا جو غلام ہے ہمارا وہ امام ہے

اللہ تعالی ہمیں دین پر چلنے کی سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور صحابہ ؓ و اہلبیت سے سچی و پکی محبت عطا فرمائے۔ آمین

آپ حضرات کا مخلص و خادم

فقیر فرمان حیدر فاروقی

03422379391

عنوان

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

مجتہد تھے

ترتیب و تالیف

♣ فقیر فرمان حیدر فاروقی ♣

03422379391

♦ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ♦

ایک صاحب کا سوال کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اجتہاد ثابت کرو کیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد تھے..؟

ترتیب : آپ حضرات کا مخلص و خادم فقیر فرمان حیدر فاروقی

🍁جواب🍁

سب سے پہلے ہم مجتہد کی تعریف کرتے ہیں کہ مجتہد کہتے کسے ہیں اس کے بعد پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مجتہد ہونا ثابت کریں گئے

🌷مجتہد کسے کہتے ہیں؟

امام ابوعبداللہ محمد بن محمد بن محمد المعروف ابن امیر حاج الحنفی (متوفی 879ھ) لکھتے ہیں۔

هوالبالغ العاقل ذوملكة يقتدر بهاعلى استنتاج الاحكام من ماخذها*

📒(التقریر والتحریر فی علم الاصول جلد3 صفحه نمبر 388 المقالة الثالثه فی الاجتهاد)

ترجمہ : (مجتہدوفقیہ) وہ عاقل بالغ مسلمان جو ایسا ملکہ کا حامل ہو جس کے ذریعے وہ استنباط احکام کی قدرت رکھتا ہو

🌹حضور ﷺ کے تمام صحابہؓ مجتہد ہیں🌹

🌹 دلیل نمبر 1️⃣ 🌹

حضور ﷺ نے فرمایا:

اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیم اهتدیتم

📒(الدار قطنی جلد نمبر4 صفحہ نمبر 1778)

"میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں جس کی پیروی کروگے ہدایت پاؤ گے"

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جس بھی صحابی کی پیروی کریں گئے کامیاب ہوگئے

🌹 دلیل نمبر 2️⃣ 🌹

📒جامع ترمذی ۔۔۔ حدیث نمبر: 2641

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمَ الأَفْرِيقِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلاَنِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ، وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلاَثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلاَّ مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي.

👈ترجمہ : عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ساتھ ہو بہو وہی صورت حال پیش آئے گی جو بنی اسرائیل کے ساتھ پیش آچکی ہے، (یعنی مماثلت میں دونوں برابر ہوں گے) یہاں تک کہ ان میں سے کسی نے اگر اپنی ماں کے ساتھ اعلانیہ زنا کیا ہوگا تو میری امت میں بھی ایسا شخص ہوگا جو اس فعل شنیع کا مرتکب ہوگا، بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، اور ایک فرقہ کو چھوڑ کر باقی سبھی جہنم میں جائیں گے، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ کون سی جماعت ہوگی؟
آپ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر ہوں گے

🌹نوٹ : ان احادیث سے چند پوانٹ ملے ہیں🌹

♦️ نمبر 1
تمام صحابہؓ مجتہد ہیں اور اجتہاد کی صلاحیت رکھتے تھے

♦️ نمبر 2
صحابہؓ کا رستہ درست ہے اور یہی حضور ﷺ کا راستہ ہے

♦️ نمبر 3
صحابہؓ کے راستے پر چلنے سے ہی حضور ﷺ کے راستے پر چل سکتے ہیں اور اسی راستے پر چلنے سے کامیابی ملے گی۔

♦️ نمبر 4
تمام صحابہؓ کامیاب ہیں کیونکہ یہی راستہ حضور ﷺ کا ہے اور حضور ﷺ دنیا وآخرت دونوں میں

کامیاب ہیں اس لئے صحابہ ؓ بھی دنیا وآخرت دونوں میں کامیاب ہیں اور جو اس راستے پر چلے گا الحمدللہ وہ بھی کامیاب ہوگا

♦️ نمبر 5

تمام صحابہ ؓ جنتی ہیں کیونکہ جب حضور ﷺ جنتی ہیں اور صحابہ ؓ بھی حضور ﷺ کے راستے پر ہی چلتے ہوئے جنت میں گئے ہیں (اطمینان کے طور پر سورۃ الحدید آیت نمبر 10کا ترجمہ اور تفسیر کا مطالعہ فرمائے اور ہماری اس موضوع پر ایک تحریر بھی ہیں کہ تمام صحابہ ؓ جنتی ہیں کا مطالعہ فرمالے)

🌹کیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مجتہد تھے🌹

🌹 دلیل نمبر 1️⃣ 🌹

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا الْمُعَافَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : دَعْهُ فَإِنَّهُ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ 📒 صحیح بخاری 🌲 حدیث نمبر: 3764

🌲ترجمہ: کہا ہم سے حسن بن بشیر نے بیان کیا، ان سے عثمان بن اسود نے اور ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ معاویہ ؓ نے عشاء کے بعد وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی وہیں ابن عباس کے مولیٰ (کریب) بھی موجود تھے، جب وہ ابن عباس ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو (امیر معاویہ ؓ کی ایک رکعت وتر کا ذکر کیا) اس پر انہوں نے کہا: کوئی حرج نہیں ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے۔

🌹 دلیل نمبر 2️⃣ 🌹

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ : هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ ، قَالَ : إِنَّهُ فَقِيهٌ 📒 صحیح بخاری 🌲 حدیث نمبر: 3765

🌹 ترجمہ: ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا، کہا ہم سے نافع بن عمر نے بیان کیا، کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عباس ؓ سے کہا گیا کہ امیرالمؤمنین معاویہ ؓ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں، انہوں نے وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ خود فقیہ (مجتہد) ہیں۔

🌹 دلیل نمبر 3️⃣ 🌹

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً لَقَدْ صَحِبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهَا وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا، يَعْنِي: الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ (صحیح بخاری۔ حدیث نمبر:3766)

🌹 ترجمہ: مجھ سے عمرو بن عباس نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابوالتیاح نے بیان کیا، انہوں نے حمران بن ابان سے سنا کہ معاویہؓ نے کہا تم لوگ ایک خاص نماز پڑھتے ہو، ہم لوگ نبی کریم ﷺ کی صحبت میں رہے اور ہم نے کبھی آپ ﷺ کو اس وقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا، بلکہ آپ نے تو اس سے منع فرمایا تھا۔ معاویہؓ کی مراد عصر کے بعد دو رکعت نماز سے تھی (جسے اس زمانے میں بعض لوگ پڑھتے تھے)

🌹 دلیل نمبر 4️⃣ 🌹 حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن محمد ابن حجر عسقلانی (متوفی 852ھ) فرماتے ہیں

اہلسنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ صحابہؓ کے باہمی اختلافات کی بناپر کسی بھی صحابی پر طعن کرنا حرام ہے اگرچہ کسی کو ان میں سے اہل حق کی پہچان ہو بھی جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ صحابہؓ کرام نے اجتہادی طور پر لڑائیاں کی تھیں اللہ تعالیٰ نے اجتہاد میں غلطی کرنے والے سے در گزر فرمایا ہے بلکہ ایک اجرملنا بھی ثابت ہے اور جو شخص حق پر ہوگا اسے دو اجر ملے گئے۔ 📒 فتح الباری جلد 13 صفحہ 37

🌹 دلیل نمبر 5️⃣ 🌹 امام ابو بکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی (متوفی 371ھ) اہلسنت محدثین کرام کا نظریہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ آئمہ حدیث صحابہؓ کے باہمی اختلافات کے بارے میں اپنی زبان بند رکھتے ہیں بری باتیں ان پر نہیں تھوپتے اور اجتہادی طور پر ان کے مابین جو بھی ناخوشگوار واقعات ہوئے ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑتے ہیں۔ 📒 کتاب اعتقاد اہل السنۃ صفحہ 32

آپ حضرات کا مخلص و خادم

♣ فقیر فرمان حیدر فاروقی ♣

♣ 03422379391 ♣

عنوان

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
کی بنوہاشم کے ساتھ

رشتہ داریاں

ترتیب و تالیف

♣ فقیر فرمان حیدر فاروقی ♣

03422379391

♦ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ♦

♦ قسط نمبر ایک (1) ♦ تاریخ 2024-02-08 بروز جمعرات ♦

عنوان: حضرت امیر معاویہ رض کی بنوہاشم کے ساتھ رشتہ داریاں

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی بنوہاشم کے ساتھ بہت سی رشتہ داریاں ہیں جن میں سب سے پہلے ہم حضور ﷺ کے ساتھ رشتہ داریوں کا ذکر کرتے ہیں حضرت معاویہ رض کا نسب کے حوالے سے بھی رشتہ داری ہے نسب کے حوالے سے حضرت معاویہ رض کا شجرہ نسب والد کی طرف سے اور والدہ کی طرف سے بھی عبدمناف سے حضور ﷺ سے جا ملتا ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ

1) : امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ (256ھ) نے حضور ﷺ کا شجرہ مبارک بیان کرتے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن

قصی بن

کلاب بن

مرہ بن

کعب بن

لوئی بن

غالب بن

فہر (لقب قریش) بن

مالک بن

نضر بن

کنانہ بن

خزیمہ بن

مدرکہ بن

الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

حوالہ (صحیح بخاری شریف باب مبعث النبی ﷺ)

♦حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا شجرہ نسب والد کی طرف سے

2) امام حافظ عمادالدین ابو لفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمۃ (774) فرماتے ہیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ بن

صخر (ابو سفیان رض) بن

حرب بن

امیہ بن

عبد شمس بن

عبد مناف

اس سے آگے حضور ﷺ کا شجرہ نسب مل جاتا ہے۔

حوالہ (البدایۃ والنہایۃ الاکثیر)

♦حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کا شجرہ نسب والدہ کی سے

3) امام حافظ عمادالدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن الاکثیر الدمشقی (774ھ) فرماتے ہیں۔

حضرت معاویہ رض کی والدہ حضرت ہند رضی اللہ عنہا بنت

عتبہ بن

ربیعہ بن

شمس بن

عبد مناف

اس کے بعد حضور ﷺ کے شجرہ نسب سے مل جاتا ہے۔

حوالہ (البدایۃ والنہایۃ الاکثیر)

آپ حضرات کا مخلص و خادم

♣ فقیر فرمان حیدر فاروقی ♣

♣03422379391♣

عنوان

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
کی جماعت کی بشارت

قرآن میں

ترتیب و تالیف

♣ فقیر فرمان حیدر فاروقی ♣

03422379391

♦ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ♦

🌹حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت کی بشارت قرآن میں🌹

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا ۚ فَاِنۡۢ بَغَتۡ اِحۡدٰىہُمَا عَلَی الۡاُخۡرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیۡ تَبۡغِیۡ حَتّٰی تَفِیۡٓءَ اِلٰۤی اَمۡرِ اللّٰہِ ۚ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا بِالۡعَدۡلِ وَاَقۡسِطُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ ۞

(سورة نمبر 49 الحجرات آیت نمبر 9)

ترجمہ

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی حفظ اللہ تعالی

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ۔ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے کے ساتھ زیادتی کرے تو اس گروہ سے لڑو جو زیادتی کر رہا ہو، یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ چنانچہ اگر وہ لوٹ آئے، تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ صلح کرادو، اور (ہر معاملے میں) انصاف سے کام لیا کرو، بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

شیعہ علامہ محمد حسین نجفی

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم ان کے درمیان صلح کراؤ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر تعدی و زیادتی کرے تو تم سب ظلم وزیادتی کرنے والے سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ حکمِ الٰہی کی طرف لوٹ آئے پس اگر وہ لوٹ آئے تو پھر تم ان دونوں کے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف کرو۔ بےشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

شیعہ علامہ جوادی

اور اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں جھگڑا کریں تو تم سب ان کے درمیان صلح کراؤ اس کے بعد اگر ایک دوسرے پر ظلم کرے تو سب مل کر اس سے جنگ کرو جو زیادتی کرنے والا گروہ ہے یہاں تک کہ وہ بھی حکم خدا کی طرف واپس آجائے پھر اگر پلٹ آئے تو عدل کے ساتھ اصلاح کردو اور انصاف سے کام لو کہ خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

🌲 اتنی بات تو ثابت ہوگی کہ دونوں گروہ مسلمانوں کے ہوں گے اور ان کے درمیان صلح بھی ہوئی ہے۔ آگے چل کر حوالہ عرض کرتا ہوں۔

🌲 ان میں سے ایک گروہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا ہے اور ایک گروہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کا ہے۔ دیکھیں حوالہ 👇🏿 👇

♦️ بیان القرآن ، مفسر ، ڈاکٹر اسرار احمد صاحب

{ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا }

”اور اگر اہل ایمان میں سے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دیا کرو۔“

اہل ایمان بھی تو آخر انسان ہیں۔ ان کے درمیان بھی اختلافات ہوسکتے ہیں اور کسی خاص صورت حال میں اختلافات بڑھ کر جنگ اور قتال پر بھی منتج ہوسکتے ہیں۔ جیسے کہ
"حضرت علی رض اور حضرت عائشہ رض کے درمیان یا حضرت علی رض اور امیر معاویہ رض کے درمیان اختلافات جنگ کی شکل اختیار کر گئے تھے"
چناچہ اگر کہیں ایسی صورت حال پیدا ہو تو امت مسلمہ کے تمام افراد پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ متحارب فریقین کے درمیان صلح کروائیں۔ اگر مسلمانوں کے دو فریق آپس میں لڑ رہے ہوں تو باقی مسلمان خاموش تماشائی بن کر نہیں بیٹھ سکتے ' کیونکہ اگر ان کے درمیان صلح نہ کرائی گئ تو مسلمانوں کی جمعیت اور طاقت میں رخنہ پڑے گا جس کی وجہ سے بالآخر مسلمانوں کی مجموعی طاقت اور غلبہ دین کی جدوجہد کو نقصان پہنچے گا۔ اس لحاظ سے کسی بھی ملک یا خطہ کے مسلمانوں کے باہمی جھگڑوں کو ختم کرانا باقی مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے۔

🌹 احادیث سے ثابت کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا گروہ عظیم مسلمان گروہ ہے 🌹

📒 صحیح بخاری ۔ ۔ ۔ حدیث نمبر: 3746

حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، عَنْ الْحَسَنِ، سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً، وَيَقُولُ: ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

🌲 ترجمہ: ہم سے صدقہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن عیینہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوموسیٰ نے بیان کیا، ان سے حسن نے، انہوں نے ابوبکرہ ؓ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے اور حسن ؓ آپ کے پہلو میں تھے، آپ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور پھر حسن ؓ کی طرف اور فرماتے: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ "مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا"

مسلمانوں کی دو جماعتوں سے مراد کون ہیں. تو ہم یہ بھی فیصلہ حدیث سے کرواتے ہیں. نوٹ فرمائے.

صحیح بخاری ♦ کتاب: صلح کا بیان ♦ حدیث نمبر: 2704

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ ، يَقُولُ : اسْتَقْبَلَ وَاللَّهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ أَمْثَالِ الْجِبَالِ ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ : إِنِّي لَأَرَى كَتَائِبَ لَا تُوَلِّي حَتَّى تَقْتُلَ أَقْرَانَهَا ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ : وَكَانَ وَاللَّهِ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ ، أَيْ عَمْرُو إِنْ قَتَلَ هَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ مَنْ لِي بِأُمُورِ النَّاسِ ، مَنْ لِي بِنِسَائِهِمْ ، مَنْ لِي بِضَيْعَتِهِمْ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ : عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ ، فَقَالَ : اذْهَبَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَاعْرِضَا عَلَيْهِ ، وَقُولَا لَهُ ، وَاطْلُبَا إِلَيْهِ ، فَأَتَيَاهُ ، فَدَخَلَا عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا ، وَقَالَا لَهُ : فَطَلَبَا إِلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ : إِنَّا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هَذَا الْمَالِ ، وَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِي دِمَائِهَا ، قَالَا : فَإِنَّهُ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا ، وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ ، قَالَ : فَمَنْ لِي بِهَذَا ؟ قَالَا : نَحْنُ لَكَ بِهِ ، فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالَا : نَحْنُ لَكَ بِهِ ، فَصَالَحَهُ ، فَقَالَ الْحَسَنُ : وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ ، يَقُولُ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ ، وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى ، وَيَقُولُ : إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ . قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ : قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : إِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ أَبِي بَكْرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ

ترجمہ: ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے ابوموسیٰ نے بیان کیا کہ میں نے امام حسن بصری سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ قسم اللہ کی جب حسن بن علی ؓ (معاویہ ؓ کے مقابلے میں) پہاڑوں میں لشکر لے کر پہنچے، تو عمرو بن العاص ؓ نے کہا (جو امیر معاویہ ؓ کے مشیر خاص تھے) کہ میں ایسا لشکر دیکھ رہا ہوں جو اپنے مقابل کو نیست و نابود کیے بغیر واپس نہ جائے گا۔ معاویہ ؓ نے اس پر کہا اور قسم اللہ کی، وہ ان دونوں اصحاب میں زیادہ اچھے تھے، کہ اے عمرو! اگر اس لشکر نے اس لشکر کو قتل کردیا، یا اس نے اس کو قتل کردیا، تو (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) لوگوں کے امور (کی جواب دہی کے لیے) میرے ساتھ کون ذمہ داری لے گا، لوگوں کی بیوہ عورتوں کی خبر گیری کے سلسلے میں میرے ساتھ کون ذمہ دار ہوگا۔ لوگوں کی آل اولاد کے سلسلے میں میرے ساتھ کون ذمہ دار ہوگا۔ آخر معاویہ ؓ نے حسن ؓ کے یہاں قریش کی شاخ بنو عبد شمس کے دو آدمی بھیجے۔ عبدالرحمٰن بن سمرہ اور عبداللہ بن عامر بن کریز، آپ نے ان دونوں سے فرمایا کہ حسن بن علی ؓ کے یہاں جاؤ اور ان کے سامنے صلح پیش کرو، ان سے اس پر گفتگو کرو اور فیصلہ انہیں کی مرضی پر چھوڑ دو۔ چناچہ یہ لوگ آئے اور آپ سے گفتگو کی اور فیصلہ آپ ہی کی مرضی پر چھوڑ دیا۔ حسن بن علی ؓ نے فرمایا، ہم بنو عبدالمطلب

کی اولاد ہیں اور ہم کو خلافت کی وجہ سے روپیہ پیسہ خرچ کرنے کی عادت ہوگئی ہے اور ہمارے ساتھ یہ لوگ ہیں، یہ خون خرابہ کرنے میں طاق ہیں، بغیر روپیہ دیئے ماننے والے نہیں۔ وہ کہنے لگے امیر معاویہؓ آپ کو اتنا اتنا روپیہ دینے پر راضی ہیں اور آپ سے صلح چاہتے ہیں۔ فیصلہ آپ کی مرضی پر چھوڑا ہے اور آپ سے پوچھا ہے۔ حسنؓ نے فرمایا کہ اس کی ذمہ داری کون لے گا؟ ان دونوں قاصدوں نے کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔ حسن نے جس چیز کے متعلق بھی پوچھا، تو انہوں نے یہی کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔ آخر آپ نے صلح کرلی، پھر فرمایا کہ میں نے ابوبکرہؓ سے سنا تھا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے سنا ہے اور حسن بن علیؓ آپ ﷺ کے پہلو میں تھے، آپ ﷺ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کبھی حسنؓ کی طرف اور فرماتے کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح کرائے گا۔ امام بخاری (رح) نے کہا مجھ سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہمارے نزدیک اس حدیث سے حسن بصری کا ابوبکرہؓ سے سننا ثابت ہوا ہے.

🌹شیعہ کتب سے صلح ثابت ہے🌹

شیعہ مصنف ابوجعفر محمد بن حسن بن علی بن حسن الطوسی (460ھ) روایت نقل کرتے ہیں۔

فضیل غلام محمد بن راشد سے مروی ہے وہ امام جعفر صادق رح سے روایت کرتے ہیں۔

"کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط لکھا کہ آپ اور آپ کا بھائی اور دیگراحباب میرے ہاں شام میں تشریف لائے چنانچہ حضرت حسن و حسین اور حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر حضرات شام میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لے گئے تو حضرت امیرمعاویہ رض نے انھیں اندر آنے کی درخواست کی مجلس میں کئی خطباء جمع کیے گئے تھے چنانچہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حسن رض سے درخواست کی کہ آپ اٹھیں اور بیعت کریں حضرت حسن نے بیعت کی پھر حضرت حسین کو فرمایا انھوں نے بھی بیعت کی پھر حضرت قیس بن سعد کو کہا تو انھوں حضرت حسین کی طرف دیکھا تو حضرت حسین نے فرمایا حضرت حسن میرے امام ہیں پھر انھوں نے بھی بیعت کرلی"

📒اختیار معرفة الرجال (المعروف رجال کشی)جلد 2صفحہ 104حدیث نمبر 176

🌹چند باتیں سمجھ لیں🌹

1️⃣ نمبر ایک

امیر شام حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لشکر بھی مسلمان تھا نہ کہ باغی اور عظیم لشکر تھا۔
بلکہ جنتی تھا بخاری میں 5 روایات موجود ہیں

2799

2800

2812

2924

6282

6283

📒صحیح بخاری شریف۔ (باقی بھی کافی کتب میں موجود ہے.)

2️⃣ نمبر دو

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آپس میں دنیا کی وجہ سے لڑائی نہیں ہوئی صرف حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کی وجہ سے ہوئی ہے چنانچہ مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت یزید بن اصم رح سے روایت ہے کہ *" حضرت علی فرماتے کہ ان کے اور ہمارے مقتولین جنتی ہیں حضرت معاویہ رض اور میرا معاملہ باقی ہے۔"

📒مصنف ابن ابی شیبہ جلد 11صفحہ 774

یہی بات شیعہ کتاب میں بھی موجود ہیں
چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ صفین کے بارے میں اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا !
"ہمارے معاملے کی ابتدا یہ ہے کہ ہم شام کے لشکر کے ساتھ ایک میدان میں جمع ہوئے بظاہر دونوں کا خدا ایک تھا رسول ﷺ ایک تھا پیغام ایک تھا نہ وہ ہم سے ایمان میں زیادہ تھے نہ ہم ان سے ایمان وتصدیق میں بڑھے ہوئے تھے معاملہ بلکل ایک تھا بس اختلاف خون حضرت عثمان بارے میں تھا."

📒(نہج البلاغۃ فرمان نمبر 58صفحہ 448)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ دونوں سچے پکے مسلمان اور صحابی رسول ﷺ ہیں. ان کو لعن تعن کرنا حرام ہے اس لئے ہمارے دونوں سروں کے تاج ہے نہ صحابہؓ کے بغیر گزارا ہوتا ہے اور نہ اہلبیت کے بغیر اس لئے اگر کامیابی چاہتے ہو تو دونوں گروہوں کو مضبوطی سے پکڑوں اور کامیاب ہو جاؤ۔

دعا ہے کہ

اللہ تعالی ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائے اور صحابہؓ و اہلبیت سے محبت نصیب فرمائے۔

آمین ثم آمین

آپ حضرات کا مخلص و خادم

فقیر فرمان حیدر فاروقی

03422379391

عنوان

فضیلت

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

ترتیب و تالیف

♣ فقیر فرمان حیدر فاروقی ♣

03422379391

◆ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ◆

فضیلتِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

ترتیب: آپ حضرات کا مخلص وخادم فقیرفرمان حیدر فاروقی صاحب

کیا حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما اجمعین کی فضیلت ثابت نہیں...؟

سیدنا حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما پر مطاعن و مثالب کی بھرمار کی جاتی ہے، کیے جانے والے اعتراضات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپؓ کے فضائل میں احادیث موجود نہیں ہیں یا یہ کہ احادیثِ صحیحہ نہیں ہیں کہ جن سے آپ کی فضیلت ثابت ہوسکے۔ نہ جانے اس اعتراض کا مقصد کیا ہے؟ لیکن عام طور پر جس پیرائے میں یہ اعتراض اُچھالا جاتا ہے،اس سے مقصود و مراد واضح ہوجاتی ہے۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں اول تو یہ بات خوب ذہن نشین رہنی چاہیے کہ وہ تمام فضائل و مناقب جو مطلقاً بغیر کسی تقیید و تخصیص کے مجموعی طور پر۔جماعتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں وارد ہوئے ہیں، ان کا مصداق جہاں پوری جماعتِ صحابہؓ ہے، بعینہٖ اسی طرح ان فضائل و کرامات میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی برابر کے شریک و سہیم ہیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان چند منتخب اور چنیدہ بختاور افراد میں سے ہیں جن کو بارگاہِ نبوت سے کتابتِ وحی کا منصب عطا تھا اور وہ وحیِ الٰہی لکھا کرتے تھے۔ بعض مفسرین کی تفسیر کے مطابق ان کاتبینِ وحی کی فضیلت، کرامت اور شرافت قرآنِ حکیم نے بیان کی ہے: '' بِأَيۡدِيۡ سَفَرَةٍ ،كِرَامٍ بَرَرَةٍ '' (العبس:۱۶،۱۵)

یعنی یہ قرآن ایسے لکھنے والوں کے ہاتھ میں ہے جو باعزت ، پاکباز اور نیکوکار ہیں۔

علاوہ ازیں خاص آپؓ کے بھی بہت سے فضائل وارد ہوئے ہیں،سرِ دست چند ایک پیشِ خدمت ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللّٰهُمَّ اجۡعَلۡهُ هَادِيًا مَّهۡدِيًّا وَاهۡدِ بِهٖ۔ (جامع ترمذی، رقم الحدیث:۳۸۴۲)

ترجمہ: ''اے اللہ! معاویہؓ کو دوسروں کے لیے راہبر و راہنما اور ہدایت یافتہ بنا اور ان کے ذریعے ہدایت پھیلا۔''

اس روایت کو خود امام ترمذیؒ نے حسن قرار دیا ہے،اور حدیثِ حسن محدثین کے ہاں مقبول ہے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی:

''اللّٰهُمَّ عَلِّمۡ مُعَاوِيَةَ الۡكِتَابَ وَالۡحِسَابَ وَ قِهِ الۡعَذَابَ ۔'' (مسند احمد: ۲۸/۳۸۳، رقم الحدیث: ۱۷۱۵۲)

ترجمہ: '' اے اللہ! معاویہؓ کو کتاب اللہ اور حساب کا علم عطا فرما اور عذاب سے محفوظ فرما۔''

اس حدیث کے بارے میں علامہ عبدالعزیز پڑہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے صحت کا لکھا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو قیمتی نصائح سے بہرہ ور فرمایا:

''حَدَّثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَدِّي، يُحَدِّثُ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، أَخَذَ الْإِدَاوَةَ بَعْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ يَتْبَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا، وَاشْتَكَى أَبُو هُرَيْرَةَ، فَبَيْنَا هُوَ يُوَضِّئُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَقَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ! إِنْ وُلِّيتَ أَمْرًا فَاتَّقِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْدِلْ۔'' (مسند احمد، رقم الحدیث ۱۶۹۳۳)

ترجمہ: ''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بعد پانی کا لوٹا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل رہے تھے، حضرت ابوہریرہؓ بیمار تھے، اس دوران کہ حضرت معاویہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروا رہے تھے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے دوران ہی ایک دو دفعہ اُن کی طرف سر اٹھایا اور فرمایا: اے معاویہ! اگر تمہیں حکومت دی جائے تو تقویٰ اختیار کرنا اور عدل و انصاف سے کام لینا۔''

اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں اور صحیح بخاری کے رواۃ ہیں۔

ایسی روایت بھی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں موجود ہے جو محدثین کے ہاں صحیح ہے، چنانچہ صحیح بخاری میں ہے:

''عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيَّ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحَةِ حِمْصَ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ، وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ، قَالَ: عُمَيْرٌ، فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا، قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَا فِيهِمْ؟ قَالَ: أَنْتِ فِيهِمْ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ، فَقُلْتُ: أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: لَا۔''

''عمیر بن اسود عنسی کہتے ہیں کہ حمص کے ساحل پر عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اپنے مقام پر فروکش تھے اور آپ کے ساتھ آپ کی زوجہ محترمہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا بھی رفیقِ سفر تھیں، اس موقع پر جناب ام حرام رضی اللہ عنہا نے یہ بیان فرمایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری اُمت کا پہلا لشکر جو سمندری جہاد کرے گا اس نے اپنے اوپر جنت واجب کرلی، حضرت ام حرامؓ نے عرض کی! یارسول اللہ! کیا میں ان میں شریک ہوں گی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان میں شامل ہو، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت کا پہلا لشکر جو مدینہ قیصر سے جہاد کرے گا، اس کی بخشش کردی جائے گی، حضرت ام حرامؓ نے کہا کہ یارسول اللہ! کیا مجھے اس میں شمولیت نصیب ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔''

محقق العصر حضرت مولانا محمد نافع صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

''محدثین کے نزدیک یہ ایک امر مسلم ہے کہ پہلی بار غزوۂ بحر جو ۲۷ھ میں پیش آیا تھا اور جس کو غزوۂ قبرص کہتے ہیں،

اس میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ محترمہ ام حرامؓ شامل تھیں، اس بحری غزوہ کے امیر جیش حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تھے اور ان کی زوجہ محترمہ فاختہؓ بنت قرضہ نامی ان کے ہم راہ تھیں، اس جیش کے حق میں زبانِ نبوت سے مژدہ ثابت ہے، فلہذا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے یہ ایک بہت بڑی فضیلت ہے اور اس عالمِ فانی میں جنت کی خوشخبری اور وہ زبانِ نبوت سے یہ ایک نہایت سعادت مندی ہے، پس حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں عدمِ فضیلت کا قول کسی طرح درست نہیں۔''

(سیرتِ امیر معاویہؓ: ۱/۲۶۶، دارالکتاب، ۲۰۰۷ء)

حضرت مولانا محمد نافع صاحب قدّس سرُّہ اسی طعن کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''اگر عدمِ صحت سے مراد یہ ہے کہ ان کی فضیلت میں کوئی حدیث ثابت نہیں تو یہ قول درست نہیں، کیونکہ متعدد روایات جو درجۂ حسن میں ہیں، وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں موجود اور ثابت ہیں، اگرچہ ان کا استناد اصطلاحی صحت کے درجہ سے کم ہے، اور جو روایات درجۂ حسن میں ہوں وہ محدثین کے نزدیک مقبول ہیں اور ان سے شرعی احکام ثابت ہوتے ہیں، یہ قاعدہ عندالعلماء تسلیم شدہ ہے۔''

(سیرتِ امیر معاویہؓ: ۲/۲۶۲)

صاحب النبراس علامہ عبدالعزیز پڑہارویؒ (المتوفی:۱۲۳۹ھ) اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں

''فأحد المطاعن فيه هو أن بعض المحدثين ومنهم المجد الشيرازي في سفر السعادة، قالوا: لم يصح في فضائله حديث۔ وكذا عنوان البخاري حديث ابن أبي مليكة۔ قوله: ''ذكر معاوية'' لا بالمناقب والفضل كما فعل في غيره۔ والجواب أنه مر حديثان أحدهما من مسند أحمد والآخر من سنن الترمذي۔ فإن أريد بعدم الصحة عدم الثبوت فهو مردود لما مر بين المحدثين، فلا ضير، فإن فسحتها ضيقة، وعامة الأحكام والفضائل إنما تثبت بالأحاديث الحسان لعزة الصحاح۔ ولا ينحط ما في المسند والسنن عن درجة الحسن۔ وقد تقرر في فن الحديث جواز العمل بالحديث الضعيف في الفضائل، فضلا عن الحسن۔ وقد رأيت في بعض الكتب المعتبرة من كلام الإمام مجد الدين ابن الأثير صاحب ميزان الجامع: حديث مسند أحمد في فضيلة معاويةرضي الله عنه صحيح، إلا أني لا أستحضر الكتاب في الوقت۔ ولم ينصف الشيخ عبد الحق الدهلوي في شرح سفر السعادة، فإنه أقر كلام المصنف ولم يتعقبه كتعقبه على سائر تعصباته۔ وأما الجواب عما فعله البخاري، فإنه تفنن في الكلام، فإنه فعل كذا في أسامة بن زيد وعبدالله بن سلام وجبير بن مطعم بن عبد الله، فذكر لهم فضائل جليلة معنونة بالذكر۔''

(الناهية عن طعن أمير المؤمنين معاويةرضي الله عنه، ص: ٦٧، ٦٨، ط: غراس، كويت)

یعنی ”حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر ایک اعتراض یہ بھی ہے جو بعض محدثین مثلاً مجد شیرازی نے سفر السعادہ میں کیا ہے، چنانچہ یہ کہا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں کوئی صحیح حدیث وارد نہیں ہے، نیز امام بخاریؒ نے بھی حدیث ابن ملیکہ پر بجائے ”المناقب“ اور ”الفضل“ کے ”ذکر معاویہؓ“ کا عنوان قائم کیا ہے، (جس سے ان کی فضیلت کے وارد نہ ہونے کا شبہ ہوتا ہے) جواب اس کا یہ ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں دو احادیث گزر چکی ہیں: ایک مسند احمد کی اور دوسری سنن ترمذی کی۔ اگر عدمِ صحت سے مراد یہ ہے کہ ان کی فضیلت میں کوئی حدیث ثابت نہیں تو یہ قول درست نہیں، اور اگر صحت سے صحتِ مصطلحہ عند المحدثین مراد ہے تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ اس کا دائرہ تنگ ہے۔ احادیثِ صحیحہ کی قلت کی وجہ سے بیشتر شرعی احکام اور فضائل حسن درجہ کی احادیث سے ثابت ہوتے ہیں، اور مسند اور سنن کی روایت درجۂ حسن سے کم نہیں ہے، نیز فنِ حدیث میں یہ بات ثابت ہے کہ فضائل میں تو حدیثِ ضعیف پر بھی عمل کیا جاتا ہے، چہ جائیکہ حدیثِ حسن، (حدیثِ ضعیف پر عمل کا یہ قاعدہ عام نہیں ہے، بلکہ اس میں تفصیلات ہیں جو کتبِ اصولِ حدیث میں موجود ہیں) جبکہ میں نے کسی معتبر کتاب میں صاحب میزان الجامع علامہ مجدد الدین بن الاثیرؒ کی یہ بات دیکھی ہے کہ فضیلتِ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ میں مسند کی روایت صحیح ہے، مگر اس وقت کتاب مستحضر نہیں، اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ”شرح سفر السعادۃ“ میں انصاف نہیں فرمایا، بلکہ مصنف کے کلام کو ثابت کردیا ہے اور اس پر گرفت نہیں کی، جیساکہ وہ ان کے دیگر تمام تعصبات پر گرفت فرماتے رہے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے طرزِ عمل کا جواب یہ ہے کہ وہ تفننِ کلام کے طور پر ہے کہ انہوں نے حضرت اسامہ بن زید، حضرت عبداللہ بن سلام، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم کے تذکرہ میں بھی یہی انداز اختیار کیا ہے، پھر ”ذکر“ ہی کے عنوان پر ان کے عظیم الشان فضائل لائے ہیں۔“

یہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ بات جب پہلے بعض حضرات نے کہی اور لکھی ہے تو اگر ہم نے کہہ دی تو کون سی ایسی بات ہے؟ جواب بہت صاف اور سادہ ہے کہ وہاں طعن و تنقید کے پیرائے میں نہیں ہے، اس کے باوجود علمائِ اہل السنۃ نے قبول نہیں کیا، جبکہ یہاں تو ایک مستقل محاذ کھولا جارہا ہے اور بطور طعن و تشنیع یہ اعتراض اُچھالا جارہا ہے، نیز کسی بھی صحابیؓ کے نام کے ساتھ فضیلت کا وارد نہ ہونا اور بات ہے، جبکہ اس چیز کو بنیاد بنا کر کسی صحابیؓ کو موضعِ طعن بنانا اور اس سے ان کی شخصیت پر جرح و قدح کرنا اور بات ہے، کیونکہ جماعتِ صحابہ کرامؓ میں بے شمار صحابہؓ ایسے ہیں کہ خاص ان کے بارے میں کوئی خاص فضیلت وارد نہیں ہوئی، مگر کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کی فی الجملہ فضیلت کا بھی انکار کردیا جائے؟ اور ان کے خلاف طعن و تشنیع اور تنقید کا بازار گرم کردیا جائے؟

علامہ پرہارویؒ فضیلتِ سیدنا معاویہؓ میں احادیث لانے سے پہلے بطور تمہید فرماتے ہیں:

”اعلم أن صحابته الكرام مائة ألف وأربعة عشر ألفا كالأنبياء ، ومن ورد فيه أحاديث الفضائل أشخاص معدودة، وكفى بالصحبة فضلا للباقي، لترتب الفضائل العظيمة عليها مما نطق به الكتاب والسنة۔ فإن فقدت أحاديث الفضائل لبعضهم أو قلّت فلا إجحاف به ۔“ (الناهية عن طعن أمير المؤمنين معاويةؓ، ص:۳۸)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح ایک لاکھ چودہ ہزار تھے (تقریباً)، اور جن کے فضائل و مناقب میں احادیث وارد ہوئی ہیں، وہ گنتی کے حضرات ہیں، باقی حضرات کی فضیلت کے لیے صحبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کافی ہے، کیونکہ صحابیت کے بڑے فضائل و محامد ہیں، جن پر قرآن و سنت ناطق اور گواہ ہیں، لہٰذا اگر کسی صحابیؓ کی فضیلت میں احادیث نہ ہوں یا کم ہوں تو کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے۔"

مزید فرماتے ہیں:

''وأقول قد صرح علماء الحديث بأن معاوية رضي الله عنه من كبار الصحابة رضي الله عنهم ونجبائهم ومجتهديهم ولو سلّم أنه من صغارهم فلا شك في أنه دخل في عموم الأحاديث الصحيحة الواردة في تشريف الصحابة رضي الله عنهم، بل قد ورد فيه بخصوصه أحاديث لقوله عليه الصلاة والسلام: ''اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ'' رواه الترمذي وقوله عليه الصلاة والسلام اللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْحِسَابَ وَالْكِتَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ۔ رواه أحمد وما قيل: من أنه لم يثبت في فضله حديث فمحل نظر۔'' (النبراس، ص۳۳۰، امدادیہ، ملتان)

ترجمہ: "محدثین نے یہ تصریح فرمائی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کبار، معزز اور مجتہد صحابہ کرامؓ میں سے ہیں اور اگر یہ بھی تسلیم کرلیا جائے کہ وہ صغار صحابہؓ میں سے ہیں تو اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ وہ فضیلتِ صحابہؓ میں وارد صحیح احادیث کے عموم میں داخل اور شامل ہیں، بلکہ خاص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں بھی احادیث موجود ہیں۔ اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت نہیں ہے، یہ بات محل نظر ہے۔"

احادیثِ بالا و عباراتِ مذکورہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خصوصی فضیلت بھی احادیثِ صحیحہ اور احادیثِ حسان سے ثابت ہے۔

ثانیاً: اگر یہ بات تسلیم بھی کرلی جائے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے، بلکہ احادیثِ ضعیفہ ہیں تو محدثین کے ہاں یہ مسلم ضابطہ ہے کہ حدیث ضعیف اگر کئی طرق سے مروی ہو تو وہ درجۂ ضعف سے نکل کر درجۂ حسن کو پہنچ جاتی ہے۔

علاوہ ازیں کیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت و منقبت اور اعزاز کے لیے یہ بات ناکافی ہے کہ وہ صحابیِ رسول ہیں؟ اور صحابیِ رسول کے بالاتر از تنقید ہونے کے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ اسے صحبتِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میسر ہے؟

اس بات کا اندازہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت سے بخوبی کیا جاسکتا ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے تعدادِ وتر کے مسئلہ میں سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی رائے اور موقف رکھا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد حضرت ابن عباسؓ جو خود اونچے درجے کے صحابی، مفسر اور عالم تھے، انہوں نے فرمایا کہ: ان کے بارے میں کچھ مت کہو، کیونکہ بلاشبہ و بالتحقیق وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں،

اور دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انہوں نے درست کہا، لاریب وہ فقیہ مجتہد ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

''عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: اَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ، وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔'' (صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب ذکر معاویہؓ، رقم: ۳۷۶۴)

''ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد ایک رکعت وتر پڑھی، وہاں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام بھی موجود تھے، انہوں نے آکر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بتلایا تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ: انہیں کچھ مت کہو، بلاشبہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ ہیں۔''

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیت اتنا عظیم شرف ہے کہ ان کے بارے میں رائے زنی کی مجال نہیں،

چنانچہ علامہ عینیؒ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

''(دعه)، أي: اترك القول فيه والإنكار عليه، فإنه صحب رسول الله صلى الله عليه وسلم وإنه عارف بالفقه۔''

(عمدة القاری، ج:۱۶، ص:۲۴۸، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

ترجمہ: ''ان پر رائے زنی اور اعتراض نہ کرو کہ وہ صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور فقہ و اجتہاد کے عالم ہیں۔''

''عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: ''هَلْ لَكَ فِيْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُعَاوِيَةَ، فَإِنَّهُ مَا اَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: اَصَابَ، إِنَّهُ فَقِيْهٌ۔'' (صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب ذکر معاویہ رضی اللہ عنہ، رقم: ۳۷۶۵)

''ابن ابی ملیکہ سے ہی مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا گیا کہ آپ امیرالمؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ فرمائیں گے کہ انہوں نے وتر ایک رکعت ہی پڑھی ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ: انہوں نے درست کیا ہے، بے شک وہ فقیہ ہیں۔''

حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت معاویہؓ پر فقہی نقد سے بھی منع فرما رہے ہیں، باوجودیکہ حضرت معاویہؓ کا یہ عمل باقی صحابہ کرامؓ کے عمل سے مختلف تھا، جیسا کہ ملا علی قاریؒ نے اس کی تصریح کی ہے:

''(فأتى ابن عباس فأخبره، فقال: دعه)، أي اتركه ولا تعترض عليه بالإنكار (فإنه قد صحب النبي صلى الله عليه وسلم) قال الطيبي، أي فلا يفعل إلا ما رآه، يعني: ولعله رأى ما لم ير غيره وأصحابه كالنجوم بأيهم اقتديتم اهتديتم، وهم عدول ولا يفعلون شيئا من تلقاء أنفسهم، لكن الحديث صريح في كون معاوية شاذا منفردا عن سائر الصحابة رضي الله عنه۔''

(مرقاة المفاتيح، ج:۳، ص:۹۵۴، رقم:۱۲۷۷)

"حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے غلام نے آکر جب انہیں یہ بتلایا(کہ حضرت معاویہؓ نے ایک رکعت وتر ادا فرمائی ہے) تو حضرت ابن عباسؓ نے ارشاد فرمایا کہ: انہیں کچھ مت کہو، یعنی انہیں چھوڑ دو اور ان پر اعتراض نہ کرو، کیونکہ انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔

علامہ طیبیؒ (شارحِ مشکاۃ) فرماتے ہیں کہ:

(مطلب یہ تھا کہ وہ صحابیؓ ہیں) لہٰذا وہی کریں گے جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا ہے، اس لیے ممکن ہے کہ انہوں نے کچھ ایسا دیکھا ہو جو کسی اور نے نہ دیکھا ہو اور اصحابِ رسولؓ ستاروں کی مانند ہیں، ان میں سے جس کا بھی اتباع کرو گے راہ یاب ہوں گے، نیز وہ عادل ہیں، کچھ بھی اپنی طرف سے نہیں کرتے، لیکن یہ حدیث اس بات میں صریح ہے کہ حضرت معاویہؓ اپنے اس عمل میں باقی تمام صحابہ کرامؓ سے منفرد تھے۔"

اس حدیث مبارک سے دو امر مستفاد ہوئے:

1 حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلتِ صحبت،

2 -اس فضیلتِ صحابیت کی وجہ سے تنقید سے بالا تر ہونا۔

مولانا محمد معاویہ سعدی (مظاہر علوم، سہارن پور) تحریر فرماتے ہیں:

"فضائل کا باب تو ایک اضافی چیز ہے، نہ معلوم کتنے صحابہؓ اور صحابیاتؓ، بناتِ طیباتؓ بلکہ بہت سے انبیاءِ کرام علیہم السلام کی ذواتِ قدسیہ ایسی ہیں کہ ان کے نام اور شخصیت کی تعیین کے ساتھ کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی تو اس میں نقص کون سا ہے؟ کیا کسی ذات کی فضیلت کے لیے تنہا اس کا نبی یا صحابی ہونا کافی نہیں؟۔"

(حرمتِ صحابہ رضی اللہ عنہم، ص:۴۷، مکتبہ دار السعادۃ، سہارن پور، ۱۴۴۰ھ/۲۰۱۸ء)

علاوہ ازیں اقوالِ سلف صالحین سے بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت و مقام آفتابِ نیم روز کی طرح روشن اور عیاں ہے۔ مشہور مؤرخِ اسلام علامہ ابنِ کثیرؒ نے لکھا ہے کہ محدثِ کبیر حضرت امام عبداللہ بن مبارکؒ سے پوچھا گیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں یا حضرت عمر ن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ؟ تو انہوں نے فرمایا: کہ حضورِاکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت و رفاقت میں جہاد کرتے ہوئے جو مٹی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے ناک میں گئی ، اس مٹی کے ذرے بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے افضل ہیں۔

(البدایہ و النہایہ ، جلد:۸، صفحہ:۱۳۹)

نیز یہ بھی آپ کی عظمت و شرافت کی دلیل ہے کہ آپؓ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت و رشتہ داری بھی حاصل ہے،آپ کی ہمشیرہ ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرمِ و زوجیت میں تھیں، یوں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برادرِ نسبتی ٹھہرے، اور ایمان و عمل کے ساتھ قرابتِ رسول بھی بہت بڑا شرف ہے۔

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مد ظلہم نے ایسے اعتراضات کی وجہ بیان فرمائی ہے:

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا سیاسی موقف چونکہ سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے خلاف اور جمہور اہل السنۃ

کے نزدیک حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، اس لیے ان کے مخالفین بالخصوص روافض کو ان کے خلاف پرو پیگنڈے کا موقع مل گیا، اور ان کے خلاف الزامات و اتہامات کا طور مار لگا دیا گیا جس میں ان کے فضائل و مناقب چھپ کر رہ گئے، ورنہ وہ ایک جلیل القدر صحابیؓ، کاتبِ وحی اور ایسے اوصافِ حمیدہ کے مالک تھے کہ آج ان کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔"

(جہانِ دیدہ، ص: ۳۰۳)

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر کیا جانے والا یہ اعتراض خلافِ حقیقت ہے، اگر بالفرض صحیح روایات موجود نہ بھی ہوتیں تو شانِ صحابیت کے ہوتے ہوئے اس سے کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا کہ جسے بنیاد بنا کر آپؓ پر بھونڈے اور رکیک مطاعن کا دروازہ کھولا جائے۔

حقیقت اور صحیح بات یہ ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں صحیح اور حسن درجہ کی روایات، نیز مؤیدات اور اقوالِ سلف موجود ہیں

ترتیب

آپ حضرات کا مخلص و خادم

فقیر فرمان حیدر فاروقی

03422379391

عنوان

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

پر ایک

اعتراض کا جواب

ترتیب و تالیف

♣ فقیر فرمان حیدر فاروقی ♣

03422379391

♦ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ♦

عنوان

کیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہر نماز کے بعد لعنت کرتی تھی؟

♦ترتیب: آپ حضرات کا مخلص و خادم فقیر فرمان حیدر فاروقی♦

ایک صاحب نے اعتراض کیا ہے کہ جی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لعنت کرتی تھی اور دلیل کے طور پر ایک تحریر لکھی ہے اور حوالہ بھی دیا ہے۔
نوٹ کریں تحریر

أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ نَالَ مِنْ معاوية بن خديج هذا وَمِنْ عَمْرِو بْنِالْعَاصِ وَمِنْ مُعَاوِيَةَ وَمِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَيْضًا. فَعِنْدَ ذَلِكَ غَضِبَ معاوية بن خديج فَقَدَّمَهُ فَقَتَلَهُ ثُمَّ جَعَلَهُ فِي جِيفَةِ حِمَارٍ فَأَحْرَقَهُ بِالنَّارِ. فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ عَائِشَةَ جَزِعَتْ عَلَيْهِ جَزَعًا شَدِيدًا وَضَمَّتْ عِيَالَهُ إِلَيْهَا. وَكَانَ فِيهِمُ ابْنُهُ الْقَاسِمُ وَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَى مُعَاوِيَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ دُبُرَ الصَّلَوَاتِ

🌲ترجمہ: ابن جریر اور دوسروں نے کہا کہ محمد بن ابی بکر نے معاویہ بن حدیج اور عمرو عاص اور معاویہ بن ابی سفیان اور عثمان بن عفان کو برا کہا۔ اس وقت معاویہ بن حدیج غصہ میں آگیا اور اس کو آگے پھینک دیا (یعنی اس سے لڑنے لگا) اور اسے مار ڈالا، پھر اس کی لاش کو گدھے کی گلی سڑی ہوئی لاش میں پھینک دیا اور اسے آگ لگا دی۔ جب یہ بات عائشہ کو پہنچی تو وہ بہت غمزدہ ہوگئیں اور بہت روئیں اور محمد ابن ابی بکر کے بیٹوں نے بھی اس کے ساتھ سوگ کیا، ان میں ان کا بیٹا قاسم بھی پاس تھا ھر نماز کے بعد حضرت عائشہ معاویہ اور عمرو بن عاص پر لعنت کرتی۔

📚البدایۃ و النہایۃ، تالیف ابن کثیر دمشقی، جلد ۷، صفحہ 302

بات اب یہ ہے کہ جس پر حضرت عائشہ لعنت کررہی ہیں وہ کیسے ان بے عقل سنیوں کے نزدیک اچھا اور قابل قبول بن گیا..؟ کل ایمان مولا علی علیہ السلام کے خلاف جنگ کرنے والا، کل ایمان مولا علی علیہ السلام پر سَب کرنے اور کروانا والا یہاں پر تو کہتے ہو کہ اجتہادی خطاء تھی اب یہاں پر حضرت عائشہ جو لعنت کر رہی ہیں یہ کیا ہے؟
یہاں کیا تاویل نکالوں گے.

جوابات

جواب نمبر 1

سب سے پہلے یہ بات سمجھیں کہ اس مذکورہ حوالے میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لعنت کا ذکر نہیں ہے یہاں پر معاویہ بن خدیج رض کا ذکر ہے اور اس کو حضرت معاویہ بن ابی سفیان رض پر لاگو کرنا بے وقوفی ہے

جواب نمبر 2

🌲حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی لعنت والی روایات مستدرک حاکم میں ہیں حدیث نمبر 5984اور8038

ان روایات میں ایک راوی ہے علی بن جدعان یہ ضعیف ہے راوی ہے

◆ 🌲ان دو اسناد میں " علی بن زید بن جدعان" کے بارے محدثین کی رائے 🌲 ◆

1 یزید بن زریع کہتے ہیں:

کان رافضیا، علی بن زید بن جدعان رافضی تھا۔

📒(المصنف لابن ابی شیبہ)

2 امام ابن خزیمہ کہتے ہیں:

لا احتج بہ لسوء حفظہ

میں اس کے حافظہ خراب ہونے کی وجہ سے اس سے احتجاج نہیں پکڑتا

📒(تھذیب التھذیب لابن حجر)

3 امام ابن حزم لکھتے ہیں:

علی بن زید ضعیف جدا

علی بن زید انتہائی ضعیف راوی ہے

📒(المحلی لابن حزم)

4 امام یعقوب بن سفیان فسوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

علی بن زید بن جدعان اختلط فی کبرہ

کہ علی بن زید بن جدعان بڑھاپے میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا(یعنی حافظہ خراب ہو گیا تھا)

📒(المعرفۃ والتاریخ للفسوی)

5 امام ابن حبان لکھتے ہیں

فاستحق ترک الاحتجاج بہ

کہ علی بن زید بن جدعان اس لائق ہے کہ اس سے احتجاج ترک کر دیا جائے (یعنی متروک راوی ہے)

📒(کتاب المجروحین لابن حبان)

◆ علی بن زید بن جدعان کی بیان کردہ یہ روایت ضعیف ہے ◆

جواب نمبر 3

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے لئے دعا

ما زال بی ما رایت من امرالناس فی الفتنةحتی انی لاتمنی ان یزید الله عز وجل معاویة من عمری فی عمره

ترجمہ: فتنوں کے دور میں لوگوں کے معاملات میں میں ہمیشہ یہ دعا کرتی کہ اللہ میری عمر بھی ضرور معاویہ رضی اللہ عنہ کو لگا دے۔ (الطبقات لابی عروبہ الحرانی-صفحہ 41-سندہ صحیح)

ان جوابات سے ثابت ہوا کہ موصوف کا اعتراض باطل ہے

اللہ تعالی ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائے۔آمین

آپ حضرات کا مخلص و خادم

فقیر فرمان حیدر فاروقی

03422379391

خدام فکر احناف چنیوٹ پاکستان
KHUDAM E FIKR E AHNAF CHINNOT PAK
KFA
KHUDAMEFIKREAHNAFPAK
صحابہ ہماری جان ہیں
03422379391
وفا کرتے رہیں گے